سید سراج اظہر قادری کے حالات و کمالات

سراج ملت: حیات وخدمات

تحریر

طارق انور مصباحی

ناشر

اعلیٰ حضرت ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی (توپسیا: کلکتہ)

(انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء)
(سورہ فاطر: آیت ۲۸)

تحفة الطالبين فى حياة سراج الملة والدين

سراج ملت: حیات وخدمات

تحریر
طارق انور مصباحی

ناشر
اعلیٰ حضرت ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی (توپسیا: کلکتہ)

نام رسالہ: سراج ملت: حیات وخدمات

تحریر: طارق انور مصباحی

اشاعت اول: ۱۴۳۹ھ-۲۰۱۸ء

ناشر: انجمن برکاتِ رضا ودارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم

(پھول گلی بھنڈی بازار: ممبئی)

اشاعت دوم: محرم الحرام ۱۴۴۶ھ- جولائی ۲۰۲۴ء

صفحات: باسٹھ (۶۲)

ناشر: اعلیٰ حضرت ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی

(توپسیا: کلکتہ)

فہرست مضامین

مقدمہ

باسمہٖ تعالیٰ وبحمدہٖ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

حیات سراج ملت پر اولین رسالہ

حضور سراج ملت دام ظلہ الاقدس کا حیات نامہ تحریر کرنے کی غرض سے خاکسار سال ۲۰۰۱ء میں ممبئ حاضر ہوا تھا۔ صاحب تذکرہ کی زبانی چند نشستوں میں کچھ حالات قلم بند کیا تھا۔ سال ۲۰۱۱ء میں دارالعلوم فیضان مفتی اعظم (پھول گلی: ممبئ) سے فون آیا کہ اس حیات نامہ کو ترتیب دے دیں۔ میں اسے مرتب کر کے ممبئ کے سفر کے موقع پر ماہ اکتوبر ۲۰۱۱ء میں حضور سراج ملت دام ظلہ العالی کو سپرد کر دیا تھا۔ چند دنوں قبل شہزادۂ گرامی حضرت مولانا سید محمد ہاشمی میاں زید فضلہ ودام مجدہ کی زبانی یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ مذکورہ حیات نامہ کی طباعت ہونے والی ہے۔ میں نے اس رسالے کا نام ''تحفۃ الطالبین فی حیاۃ سراج الملۃ والدین'' رکھا ہے۔ ''سراج ملت: حیات وخدمات'' کے نام سے یہ رسالہ شائع کیا جا رہا ہے۔

زیر نظر رسالہ ایک مکمل حیات نامہ تو نہیں ہے، لیکن چونکہ صاحب تذکرہ کی زبانی سن کر یہ حالات وواقعات تحریر میں آئے ہیں، اس لیے یہ تذکرہ نامہ مستند اور قابل حوالہ ضرور ہے اور بعد کے تذکرہ نویسوں کے لیے مصدر اول کی حیثیت بھی اسے حاصل ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ عز وجل مستقبل میں مزید معلومات حاصل کر کے اس میں اضافہ کر دوں گا، تا کہ حیات وخدمات کے مزید گوشوں سے قارئین متعارف ہو سکیں۔

اس تذکرہ نامہ میں ممدوح گرامی کے ابتدائی حالات، عہد طالب علمی کے واقعات، بیعت وخلافت کے بعض احوال درج ہیں۔ موصوف گرامی کے والد ماجد حضرت صوفی حافظ وقاری سید ابو الہاشم اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان کے کچھ حالات بھی سپرد قرطاس ہیں۔ یہ تمام احوال حضور سراج ملت دام ظلہ العالی کے زبانی بیان سے ماخوذ ہیں۔

اس رسالے میں خدمات کا تذکرہ بہت اختصار کے ساتھ ہے جو میں نے اپنی معلومات کے اعتبار سے اضافہ کیا ہے۔ دینی خدمات کے اہم حصوں کی تفصیلات بھی رقم کرنی ہے۔ ابھی حیات نامہ کا جو حصہ شائع ہو رہا ہے، اسے خشت اول سمجھا جائے، پھر ان شاء اللہ تعالیٰ مزید حالات بھی سپرد قرطاس ہوں گے۔ خادمان اسلام کے حالات وواقعات تحریر کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہمارے دلوں میں بھی خدمت دین کا جذبہ بیدار ہو سکے۔

حضور سراج ملت سید سراج اظہر قادری نوری نے بہت سی تعمیری خدمات بھی انجام دی ہیں۔ مساجد، مدارس اور حضرات اولیائے کرام کے مقابر بھی تعمیر فرمائے ہیں۔ آل انڈیا سنی تبلیغی جماعت کے زیر اہتمام تبلیغ اسلام وسنیت کی خدمات بھی انجام دی ہیں۔

انجمن برکات رضا (پھول گلی: ممبئی) کے زیر انتظام بہت سی دینی ومذہبی کتب ورسائل بھی شائع ہوئے ہیں۔ مختلف مدارس ومساجد میں ائمہ کرام اور اساتذۂ کرام کے مشاہرہ وبدل خدمت کا انتظام واہتمام بھی آپ نے کیا ہے۔ فروغ دین وتبلیغ سنت کے لیے جلسوں، کانفرنسوں اور تقریری پروگراموں کا اہتمام بھی آپ نے کیا ہے۔

موصوف نے بیرون ملک بھی تعمیری خدمات انجام دی ہیں۔ افریقہ میں ایک تعلیمی ادارہ آپ کے زیر اہتمام تعلیمی وتدریسی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اہل حاجت اور غربا ومساکین کی حسب ضرورت امداد کا نظم بھی فرماتے ہیں۔ ہم نے ان امور کا تذکرہ کر دیا ہے، تاکہ ارباب قلم ان عناوین پر خامہ فرسائی کریں اور حیات نامہ کی تکمیل ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ صاحب تذکرہ کو مزید دینی، ملی، رفاہی وسماجی خدمات کا موقع عطا فرمائے اور تادیر ہم پر ان کا سایہ کرم قائم رکھے: آمین بجاہ النبی الامین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

طارق انور مصباحی

۱۴: جمادی الآخرہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۲: مارچ ۲۰۱۸ء = بروز جمعہ

وضاحت: رسالہ حاضرہ صاحب تذکرہ کی زندگی میں سال ۲۰۱۸ء میں شائع ہوا تھا۔

سراج ملت: حیات وخدمات

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم::الحمد للّٰہ رب العٰلمین

والصلٰوۃ والسلام علی شفیع المذنبین::وآلہ واصحابہ اجمعین

حضوراقدس سید بنی آدم سرور دوعالم امام رسولاں فخر پیغمبراں رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم کی آل اطہار واہل بیت کرام سے متعلق قرآن مقدس میں ارشاد الٰہی ہے:

(اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا)

(سورہ احزاب: آیت 33)

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ (اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے) گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے۔ (کنزالایمان)

حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری لاہوری (م ۴۶۵ھ) نے تحریر فرمایا:

(واھل البیت ھم المختصون بالطھارۃ الحقۃ ولکل منھم فی ھذا الامر قدم ثابت وھم بجملتھم قدوۃ اھل ھذہ الطائفۃ خاصتھم وعامتھم)

(کشف المحجوب: ص99-مکتبۃ الثقافۃ الدینیہ: قاہرہ)

ترجمہ: اہل بیت حقیقی طہارت وپاکیزگی کے ساتھ خاص ہیں اور ان (ائمۂ اہل بیت) میں سے ہر ایک کا اس بارے میں مضبوط قدم ہے اور وہ تمام (ائمۂ اہل بیت) اس جماعت صوفیا کے عوام وخواص کے سردار ہیں۔

بہت سی احادیث طیبہ میں حضرات اہل بیت کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے فضائل ومناقب بیان کیے گئے ہیں۔ فضائل اہل بیت کے موضوع پر علمائے متقدمین کے متعدد کتب ورسائل ہیں۔ فضائل اہل بیت کرام سے متعلق دو حدیثیں درج ذیل ہیں:

(1)(عن جابر بن عبداللّٰه قال: رأيت رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم في حجته يوم عرفة وهو علىٰ ناقته القصوىٰ يخطب فسمعته يقول: يا ايها الناس: اني تركت فيكم ماان اخذتم به لن تضلوا – كتاب اللّٰه وعترتي اهل بيتي) (جامع الترمذی: جلددوم: ص219)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور اقدس سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حج کے موقع پر عرفہ کے دن دیکھا درآں حالے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی قصویٰ پر بیٹھے خطبہ دے رہے تھے، پس میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان وہ چھوڑ دیا کہ جب تک تم اسے پکڑے رہوگے تم گمراہ نہ ہوسکوگے، (وہ) اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں۔

(2)(اخرج ابويعلىٰ عن سلمة بن الاكوع ان النبي صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم قال: النجوم امان لاهل السماء واهل بيتي امان لامتي)

(الصواعق المحرقہ: ص265 - مطبوعہ: استنبول ترکی)

ترجمہ: محدث احمد بن علی مثنیٰ المعروف بہ ابویعلی موصلی (م ۳۰۷ھ) نے حدیث کی تخریج کی کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس تاجدار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے ذریعہ امن ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے ذریعہ امن ہیں۔

سادات اہل بیت اور قطبیت کبریٰ

اہل بیت کرام کے بارہ مشہور ائمہ کرام شیعہ حضرات جنہیں اپنا امام ومقتدا تصور کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ تمام ائمۂ کرام ائمہ اہل سنت وجماعت اور اپنے اپنے عہد کے

قطب اکبر ہوئے ہیں۔ سارے جہان کی قطبیت کبریٰ شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر قیامت تک اہل بیت کرام میں سے ۱۳؍اقطاب میں منحصر ہے۔ ان میں بارہ ائمہ اہل بیت اور ایک حضور سیدنا غوث اعظم جیلانی بغدادی ہیں۔ یہ بھی اہل بیت میں سے ہیں۔ اس طرح کل ۱۳؍ قطب اکبر ہیں۔ ۱۲؍ائمہ کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(1) شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (2) حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (3) حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ (4) حضرت امام علی زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (5) حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (6) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (7) حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (8) حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ (9) حضرت امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (10) حضرت امام علی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (11) حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (12) حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

روافض بارہویں امام حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ پیدا ہو چکے ہیں اور کہیں غائب ہیں، پھر آخری زمانے میں ان کا ظہور ہوگا اور یہ امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ہیں۔ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری زمانہ میں پیدا ہوں گے اور وہ اہل بیت میں سے ہوں گے۔ حضور اقدس حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام مہدی کے ظہور کی بشارت دی ہے۔ احادیث مقدسہ میں امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ موجود ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری علیہ الرحمۃ والرضوان سے سوال کیا گیا:

''بارہ امام جن کے نام عوام میں مشہور ہیں۔ ان میں سے باستثنائے جناب امام علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ، حضرت امام حسن وحضرت امام حسین وحضرت امام محمد باقر کے کسی اور امام کی نسبت صحیح حدیثوں میں اشارۃً یا صراحۃً کوئی خبر آئی ہے۔ امامت ان کی ولایت

کے درجہ پر ماننا چاہئے، یا اس سے بڑھ کر۔ان کے عقائد واحکام واعمال وغیرہ ائمہ مجتہدین میں سے کسی ایک کے مشابہ تھے، یا سب سے الگ، یا یہ خود مجتہد تھے یا مقلد‘‘؟

(فتاویٰ رضویہ: جلد دوازدہم:ص218-رضا اکیڈمی ممبئ)

اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے مذکورہ سوالوں کے جواب میں تحریر فرمایا:

الجواب: امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت بتصریح نام گرامی صحیح حدیث میں ہے۔

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا کہ ان سے ہمارا سلام کہنا۔سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب علم کے لیے حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے۔انہوں نے ان کی غایت تکریم کی اور کہا کہ: (رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَلَيْکَ)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو سلام فرماتے ہیں۔

اور (اَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِيْرًا طَيِّبًا) میں سے ان سب حضرات کو بشارت ہے۔

امامت اگر بمعنی مقتداء فی الدین ہونے کے ہے تو بلاشبہ ان کے غلام اور غلاموں کے غلام مقتداء فی الدین ہیں اور اگر اصطلاح مقام ولایت مقصود ہے کہ ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں: عبدالملک وعبدالرب۔انہیں امامین کہتے ہیں تو بلاشبہ یہ سب حضرات خود غوث ہوئے اور اگر امامت بمعنی خلافت عامہ مراد ہے تو وہ ان میں سے صرف امیر المومنین مولیٰ علی وسیدنا امام حسن مجتبیٰ کو ملی اور اب سیدنا امام مہدی کو ملے گی وبس: رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک تو بلاشبہ یہ حضرات مجتہدین وائمہ مجتہدین تھے اور باقی حضرات بھی غالباً مجتہد ہوں گے: واللہ تعالیٰ اعلم۔یہ نظر بظاہر ہے، ورنہ باطنی طور پر کوئی شک کا مقام نہیں کہ یہ سب حضرات عین الشریعۃ الکبریٰ تک واصل تھے۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد دوازدہم:ص219-رضا اکیڈمی ممبئ)

حضرات ائمہ اہل بیت علیہم الرحمۃ والرضوان کو علمائے اہل سنت وجماعت بھی امام

ومقتدا تسلیم کرتے ہیں اور روافض بھی ان کی امامت کے قائل ہیں۔حضرات ائمہ اہل بیت علیہم الرحمۃ والرضوان کی امامت سے متعلق فتاویٰ رضویہ کا سوال وجواب درج ذیل ہے۔

سوال: امامت کی کتنی قسمیں ہیں؟اور بارہ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کس قسم میں داخل ہیں؟

جواب: امام نماز تو حسب شرائط معلومہ فقہ عام سنی مسلمان ہو سکتے ہیں۔امام فی الدین ہر عالم کبیر وجلیل ہادی الی اللہ ہے۔ان میں سے مجتہدین متورعین کو خصوصیت خاصہ ہے اور ہر فن کا ماہر کامل اس میں امام کہلاتا ہے۔امامت باطنی اجلہ اکابر اولیائے مکملین کو ہے۔امام بمعنی امیر المومنین وخلیفہ اسلام بیعت اہل حل وعقد یا استخلاف خلیفہ سابق سے ہے۔

ائمہ اثنا عشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم امام فی الدین ہیں۔ائمہ باطن ہیں۔سب اپنے اپنے وقت کے غوث وقطب الاقطاب ہیں۔ان میں سے اکثر مجتہدین بھی ہیں اور مولیٰ علی وامام حسن وامام مہدی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم خلفائے کرام بھی ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد یازدہم: ص 31 - رضا اکیڈمی ممبئ)

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے حضور سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں تحریر فرمایا: ''حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ بہت اعلیٰ وافضل ہے۔غوث اپنے دور میں تمام اولیائے عالم کا سردار ہوتا ہے اور ہمارے حضور (غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ) امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سے سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری تک تمام عالم کے غوث اور سب غوثوں کے غوث اور سب اولیاء اللہ کے سردار ہیں۔ان سب کی گردن پر ان کا قدم پاک ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد دوازدہم: ص 151 - رضا اکیڈمی ممبئ)

حضرات ائمہ اہل بیت وحضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے متعلق حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۹۷۱ھ-۱۰۳۴ھ) نے تحریر فرمایا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام ائمہ اہل بیت قطب الاقطاب ہیں، پھر یہ قطبیت

کبریٰ کا منصب حضرت غوث اعظم سیدنا محی الدین عبدالقادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کیا گیا۔ ائمہ اہل بیت اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی شخص اس منصب پر متمکن نہ ہوا۔(المنتخبات من المکتوبات:ص412-استنبول ترکی،مکتوب نمبر123)

حضور سراج ملت کا خاندانی پس منظر

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطبیت کبریٰ کے منصب پر فائز ہوئے۔حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد تک اس منصب عظمیٰ پر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فائز رہیں گے۔حضرت سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثیرالاولاد تھے۔آپ کی اولادوامجاد میں سے بہت سے حضرات فروغ اسلام اور دینی خدمات کے لیے بغداد سے ہجرت فرما کر دیگر بلاد اسلامیہ میں جابسے۔آپ کی اولاد کرام میں سے بعض افراد نے غزنی (افغانستان) میں بودوباش اختیار کرلیا۔صاحب تذکرہ حضرت سراج ملت دام ظلہ الاقدس کے مورث اعلیٰ فاتح بہار حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی سپہ سالار اعلیٰ افواج شاہی سلطان محمد شاہ تغلق بادشاہ ہند بھی غزنی کے متوطن اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اولادوامجاد میں سے تھے۔

سپہ سالار سید ابراہیم ملک بیا غازی قدس سرہ العزیز کا سلسلہ نسب درج ذیل ہے:

''حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی عرف ملک بیو شہید،بن حضرت سید ابوبکر بن سید ابوالقاسم عبداللہ بن سید محمد فاروق بن سید ابومنصور عبدالسلام بن سید عبدالوہاب بن غوث الثقلین وغیث الکونین حضرت سیدنا محی الدین عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی قدست اسرارہم ونفعنا اللہ ببرکاتھم''۔(مقدمہ حیات اعلیٰ حضرت:ص79-طبع جدید)

ملک العلما حضرت علامہ سید ظفرالدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ملک بیا غازی (م۷۵۳ھ) کے والد ماجد حضرت سید ابوبکر غزنوی کے بارے میں تحریر فرمایا:

''مسکن ومزار شان مقام بت نگر است واز غزنی بفاصلہ سہ فرسنگ بجانب مشرق واقع است''۔(مقدمہ حیات اعلیٰ حضرت:ص79-طبع جدید)

ترجمہ:ان کا وطن اوران کا مزار بت نگر میں ہے اور یہ غزنی سے تین فرسنگ کی دوری پرمشرق کی جانب واقع ہے۔

مدارالملک حضرت سیدابراہیم ملک بیاغازی قدس سرہ العزیز سلطان محمد شاہ تغلق کے عہد میں غزنی سے ہجرت فرما کر دہلی آ گئے۔اپنی افتاد طبع کے مطابق وہ یہاں کی شاہی فوج سے منسلک ہو گئے۔اپنی قوت خداداد کی وجہ سے سپہ سالاری کے عہدہ پر فائز ہوئے اور آپ نے دومرتبہ بہار پرفوج کشی کی۔بہار کی آخری جنگ راجہ ہنس کمار سے ہوئی جوقلعہ رہتاس گڑھ کا قلعہ داراورصوبہ بہار کا حاکم تھا۔جنگ میں آپ کو فتح نصیب ہوئی اورقلعہ رہتاس گڑھ پرآپ نے قبضہ کرلیا۔راجہ ہنس کماراسی جنگ میں مارا گیا۔

مقتول راجہ ہنس کمار کے کچھ سپاہی سائے کی طرح حضرت ملک بیورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ لگے رہے اورایک مرتبہ حضرت ملک بیاغازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قلعہ رہتاس گڑھ سے نکل کر کہیں باہر جارہے تھے اور مقتول راجہ ہنس کمار کے کچھ سپاہی راستے میں گھات لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ان سپاہیوں نے اچانک آپ پرحملہ کردیا اورآپ کی شہادت واقع ہوگئی:اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت ملک العلما بہاری نے سیدابراہیم ملک بیاغازی کے بارے میں تحریرفرمایا:

'' آپ ۱۳؍ذی الحجہ ۷۵۳ھ قلعہ رہتاس گڑھ کی جنگ میں شہید ہوئے اورنعش مبارک وہاں سے قصبہ بہارشریف لائی گئی اورآبادی شہر سے ایک میل پچھم پہاڑی پرمدفون ہوئی۔مزارشریف پرعالیشان گنبد بنا ہوا ہے جوزیارت گاہ خاص وعام ہے۔آپ کا نسب نامہ ساتویں پشت میں حضرت قطب ربانی غوث صمدانی سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادرحسنی حسینی جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے''۔(مقدمہ:حیات اعلیٰ حضرت:ص77)

مخدوم گرامی عالم شریعت پیر طریقت حضرت علامہ حافظ، قاری سید سراج اظہر نوری دامت برکاتہم القدسیہ فاتح بہار حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد کرام میں سے ہیں۔ سپہ سالار حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی علیہ الرحمۃ والرضوان کے حالات ومناقب کی تفصیل ہماری کتاب (1) کشف الاسرار فی مناقب فاتح بہار (2) تذکرہ فاتح بہار (3) جہان ملک العلما: (مطبوعہ انجمن برکات رضا ممبئ) میں مرقوم ہیں۔

حضور سراج ملت کی خدمات اور کارنامے

سادات اہل بیت کی گلکاریوں سے باغ انسانیت لہلہا اٹھی۔ وہ قوم کے مرجع اور مرکز عقیدت بن گئے۔ مخدوم گرامی حضور سراج ملت دام ظلہ العالی بھی خاندان اہل بیت کے ایک چمکتے سورج ہیں جن کی تابشیں اہل عالم کے قلوب واذہان کو منور کر رہی ہیں۔ ملک وبیرون ملک میں آپ کی دینی وتبلیغی، تعلیمی وتعمیری، تصنیفی واشاعتی خدمات اہل جہاں کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں۔ ملک ہند کی مختلف ریاستوں میں آپ نے مساجد ومدارس بنائے، اور بھارت میں ان مدارس اسلامیہ کی بھی ایک طویل فہرست ہے جو آپ کی سرپرستی میں ارتقائی منازل کی طرف رواں دواں ہیں اور دینی تعلیم وتربیت میں مصروف ومشغول ہیں۔

حضور سراج ملت کا وطن عزیز

حضرت سراج ملت کا آبائی وطن موضع بین ضلع نالندہ بہار ہے۔ نالندہ، پٹنہ، گیا، نوادہ، جہان آباد، مونگیر، آرہ وغیرہ اضلاع میں حضرت ملک بیا غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آل واولاد کثیر تعداد میں آباد ہیں اور خانوادہ ملک کے مورث اعلیٰ حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی کے خطاب ''ملک'' کے سبب ان کی اولاد کرام کو بھی ''ملک'' کہا جاتا ہے۔ ملک حضرات بھی اپنے ناموں کے ساتھ سید کی بجائے ''ملک'' لکھتے اور بولتے ہیں۔ سرکاری دستاویزات میں بھی ملک ہی مرقوم ہے۔ بعض حضرات اپنے نام کے ساتھ ''سید'' بھی لکھتے ہیں۔

حضرت قاری سید ابوالہاشم اشرفی

حضور سراج ملت کے والد ماجد حضرت حافظ وقاری سید ابوالہاشم اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک صوفی صفت بزرگ تھے۔ آپ اوراد وظائف اورعبادت وریاضت میں مشغول ومصروف رہتے۔ دنیا سے بے رغبت تھے۔ سلسلہ طریقت میں آپ حضرت سید چاند شاہ اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیتھو شریف ضلع گیا کے مرید تھے۔ حافظ وقاری ہونے کے ساتھ آپ ایک مستند شاعر بھی تھے۔ آپ کا تخلص کیفؔ تھا۔ فن شاعری میں آپ سیماب اکبر آبادی کے شاگرد تھے۔ آپ نے بہت سی نظمیں بھی لکھی ہیں۔ آپ کا دیوان آپ کے نامور فرزند مخدوم گرامی حضرت سراج ملت دام ظلہ الاقدس کے یہاں محفوظ ہے۔

ایک مرتبہ آپ نے رنگون جانے کا قصد کیا۔ آپ نے اپنے شیخ طریقت حضرت چاند شاہ اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی اس کا تذکرہ کیا۔ حضرت شاہ چاند قدس سرہ العزیز نے آپ کو وہاں جانے سے منع فرمایا اور کہا کہ وہاں کے حالات اچھے نہیں رہیں گے۔

کچھ دنوں بعد آپ ۱۹۲۶ء میں رنگون گئے۔ آپ وہاں حضرت مفتی سید سعد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہے، پھر رنگون میں فساد برپا ہوگیا۔ فرقہ وارانہ ہنگامہ آرائیاں اور باہمی مشاجرات کے پیش نظر آپ ۱۹۲۸ء میں رنگون سے ممبئی آ گئے۔

ممبئی میں جہاں آج رضا جامع مسجد (پھول گلی مسجد: بھنڈی بازار) واقع ہے، وہاں مسافر خانہ تھا۔ آپ کی کوششوں سے وہیں پر ۱۹۲۹ء میں مسجد کی بنیاد رکھی گئی اور مسجد کی تعمیر ہوئی۔ آپ تاحیات اسی مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

مسجد کے مین گیٹ کی جانب جو راستہ ہے وہ حضرت قاری سید ابوالہاشم اشرفی ہی کے نام سے منسوب ہوکر سید ابوالہاشم اسٹریٹ کے نام سے متعارف ہے۔

حضرت حافظ ابوالہاشم علیہ الرحمۃ والرضوان کا طبعی میلان عبادت وریاضت کی

طرف زیادہ تھااور دنیا سے بے رغبتی کا وصف ظاہر وغالب تھا۔ممبئی کے بہت سے لوگ آپ کے حلقہ ارادات میں شامل تھے۔آج بھی لوگ آپ کے اخلاق حسنہ اور بلند کرداری سے متأثر ہیں اورآپ کے کارناموں کو یاد کرتے رہتے ہیں۔۱۶: شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ کوآپ کی وفات ہوئی اورآپ اپنے آبائی وطن موضع بین ضلع نالندہ (بہار) میں مدفون ہوئے۔

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

حضور سراج ملت کی ولادت

حضرت سراج ملت دام ظلہ العالی ۲۹: شعبان المعظم (رمضان المبارک کی چاندرات) ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۶: جون ۱۹۵۱ء کوممبئی میں پیدا ہوئے۔آپ کی والدہ ماجدہ زیادہ تر اپنے وطن موضع بین میں رہتی تھیں،اس لیے آپ کے ایام طفولیت کا بیشتر حصہ موضع بین ہی میں گزرا۔حضرت ملک العلماعلامہ ظفرالدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ کا نانیہال موضع بین ہی میں تھا۔ان کی ابتدائی تعلیم بھی موضع بین ہی میں ہوئی تھی۔پروفیسر مختارالدین آرزو (۱۹۱۷ء-۲۰۱۰ء) نے مقدمہ صحیح البہاری میں اس کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔

حضور سراج ملت کی تعلیم تربیت

حضرت سراج ملت کی ابتدائی تعلیم مدرسہ حنفیہ غوثیہ موضع بین (بہار) میں ہوئی۔یہاں آپ نے مولانا عبدالحمید صاحب مرحوم اور سید عبدالحفیظ صاحب مرحوم وغیرہما سے ابتدائی عربی،ناظرۂ قرآن،اردو وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔اس کے بعد ۱۲: سال کی عمر میں آپ ممبئی آگئے۔یہاں آپ نے اپنے والد گرامی حضرت قاری سید ابوالہاشم اشرفی کے یہاں حفظ قرآن،قراءت وتجویداور فارسی کی تعلیم حاصل کی،ساتھ ہی عصری علوم سے بھی منسلک رہے اورانٹر میڈیٹ تک کی تعلیم حاصل کی۔عربی وفارسی اور دینیات کی مزید تعلیم

جناب ڈاکٹر سید محمد صدیق صاحب اور حضرت مولانا محمد اسلم صاحب سے حاصل کی۔

حضور سید العلما مارہروی سے اکتساب فیض

اسلامیات کی اعلیٰ تعلیم کے لیے آپ سید العلما حضرت علامہ مفتی سید آل مصطفیٰ برکاتی مارہروی قدس سرہ العزیز کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔حضرت سید العلما علیہ الرحمۃ والرضوان ممبئی میں کھڑک مسجد کی امامت وخطابت کے منصب پر فائز تھے۔حضرت سراج ملت اپنے استاذ گرامی حضرت سید العلما رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس حدیث،تفسیر،فقہ وغیرہ کی کتابیں چار سال تک پڑھتے رہے۔حضرت سید العلما رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے لائق وفائق شاگرد کو بہت کچھ پڑھایا بھی اور بہت کچھ عطا بھی فرمایا۔

حضرت سراج ملت نے بیان فرمایا کہ حضرت سید العلما علیہ الرحمۃ والرضوان جب کبھی بیمار ہو جاتے تو فرماتے کہ اب نہیں پڑھا سکوں گا۔تلمیذ موصوف عرض کرتے کہ حضور میرا کیا ہوگا؟ سید العلما رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جواب میں ارشاد فرماتے:''اب پلاؤں گا۔اپنے نانا (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی سنت ادا کروں گا اور جو میں پلاؤں گا، وہ کبھی نہیں بھولوگے''۔

حضرت سراج ملت کے اندر اس قول مبارک کے اثرات نمایاں طور پر موجود ہیں۔ یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ عہد ماضی میں بہت سے صاحب کرامت اساتذۂ کرام نے اپنے مخلص تلامذہ کو تعلیم وتربیت کے ذریعہ بھی سنوارا، اور انہیں اپنی مقبول ومستجاب دعاؤں میں بھی شامل فرمایا، پھر وہ تلامذہ آسمان علم وفضل پر چاند تارے بن کر جگمگانے لگے۔

اللہ تعالیٰ جسے عطا فرمانا چاہے تو کسی ذریعہ سے بھی کوئی نعمت عطا فرما دیتا ہے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کمزور ذہن طلبہ اساتذۂ کرام کی خدمت اور ان کی نگاہوں میں اپنی قبولیت کو مستحکم کر لیتے ہیں اور اساتذۂ کرام کی نیک دعائیں ان کی دستگیری کرتی ہیں اور وہ قوی الذہن طلبہ پر غالب آجاتے ہیں:(**ذلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء**)

بیعت وارادت

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی مصطفیٰ رضا خاں نوری قدس سرہ العزیز سال ۱۹۷۱ء میں حج کو جارہے تھے۔حضرت سراج ملت اسی موقع پر ممبئی میں حضور مفتی اعظم ہند(۱۳۱۰ھ-۱۴۰۲ھ) کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

اجازت وخلافت

۱۹۷۴ء میں حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو شرف خلافت سے سرفراز فرمایا۔حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ العزیز نے اولاً کچھ دیر مراقبہ فرمایا۔اس کے بعد آپ نے حضرت ساجد میاں مرحوم کو خلافت نامہ اور کچھ دعاؤں کا اجازت نامہ حضرت سراج ملت کے نام بھیجنے کا حکم فرمایا۔صاحب تذکرہ حضرت سراج ملت صاحب قبلہ کو بھی حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حد درجہ عقیدت ومحبت ہے،اسی لیے انہوں نے اپنے تعلیمی ادارہ کا نام ''دارالعلوم فیضان مفتی اعظم ہند'' رکھا ہے۔

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کا فیضان ہی ہے کہ یہ دارالعلوم چند ہی سالوں میں ملک کے اطراف واکناف میں شہرت وقبولیت حاصل کرلیا۔دارالعلوم میں ایک دارالافتا بھی ہے جو **''رضوی نوری دارالافتاء''** کے نام سے معروف ہے:**اللّٰھم زدفزد**

موئے مبارک سے روشنی کا ظہور

حضور سراج ملت دام ظلہ العالی نے موریشش (ساؤتھ افریقہ) میں دارالعلوم امام احمد رضا قائم فرمایا جہاں آج تعلیمی سلسلہ جاری ہے اور افریقہ کے علاقوں میں اس ادارہ کے ذریعہ مسلک اہل سنت وجماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت ہورہی ہے۔

حضرت سراجِ ملت مدظلہ العالی کے والد گرامی حضرت حافظ وقاری صوفی سید ابو الہاشم علیہ الرحمۃ والرضوان تقریباً ستاسی سال قبل حج وزیارت سے واپسی کے وقت حضور

اقدس سرور دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک لائے تھے۔ وہ موئے مبارک رضا جامع مسجد (پھول گلی: ممبئ) کے زیر اہتمام بحفاظت تمام رکھا گیا۔ ہر سال بارہ ربیع النور شریف کو اس موئے مبارک کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ ہزاروں عشاق حاضر ہو کر زیارت سے مستفیض ہوتے ہیں۔ موئے مبارک میں کئی شاخیں بھی نکل چکی ہیں۔

اسی موئے مبارک کی ایک شاخ حضرت سراجِ ملت دارالعلوم امام احمد رضا افریقہ خصوصی اہتمام کے ساتھ لے گئے۔ جب وہاں پہنچے تو کچھ لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اگر یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک ہے تو اس کی سند کیا ہے؟ اس کا ثبوت پیش کریں۔ حضور سراجِ ملت نے فرمایا کہ اس کی گواہی میں نہیں، خود موئے مبارک سے ظاہر ہوگی اور یہ معاملہ آپ نے حضور اقدس تاجدار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔ موئے مبارک کو ایک خاص کمرے میں ادب واحترام کے ساتھ رکھا گیا تھا۔

جب رات ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ نور کی شعاعیں اس گھر میں کھڑکی کے ذریعہ آرہی ہیں اور جارہی ہیں جس کی وجہ سے سارا علاقہ روشن ومنور ہو گیا ہے۔ یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا، دور دراز کے لوگوں نے بھی آکر اس منظر کو دیکھا، یہاں تک کہ وہاں کے میڈیا والوں نے بھی اس چیز کو دیکھا اور اس کی خوب تشہیر کی۔ اس واقعہ کی کافی شہرت ہوئی۔ آج بھی اس کی ایک فائل تصویر محفوظ ہے جس میں نور کی وہ لڑی نظر آتی ہے۔

اس طرح حضور اقدس حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب اس موئے مبارک کی نسبت کی سچائی اور صداقت اللہ تعالیٰ عزوجل نے خود ظاہر فرما دی۔ اس کے بعد مخالفین کو کافی شرمندگی ہوئی اور موافقین بے حد خوش ہوئے۔

آستانۂ داتا شہید خونِ رواں کی تعمیر

حضرت سید رفیع الدین شاہ خونِ رواں علیہ الرحمۃ والرضوان کا آستانہ پٹنہ (بہار)

میں واقع ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ مزارِ مقدس کی تعمیر کے لیے سنی حضرات کوشش کر رہے تھے، مگر وہاں وہابیوں کی بھی آبادی ہے۔ ان لوگوں نے تعمیر کے سلسلے میں رکاوٹ ڈال دی اور تعمیر سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی، یہاں تک کہ کورٹ میں مقدمہ دائر کر دیا گیا۔

وہاں کے مجاور نے کیس کے ذمہ داری سنبھالی۔ آخر کار ایک مدت بعد وہ مجاور کیس سے پریشان ہو گئے اور کورٹ کی ساری فائل مزارِ پر انوار پر رکھ کر عرض کیا: حضور میں کیس لڑ کر تھک چکا ہوں۔ اب یہ آپ کے ذمے ہے۔

اس کے بعد صاحب مزار کے سینۂ مبارک کی طرف سے خون جاری ہو گیا اور یہ سلسلہ تین دن تک ۱۵: تا ۱۸: رجب المرجب ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۹: دسمبر تا یکم جنوری ۱۹۹۴ء جاری رہا۔ وہاں کے سارے لوگوں نے دیکھا۔ ان میں سے کچھ وہابیوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ سب سنیوں کا کھیل ہے۔ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

اس پر کورٹ نے مزار کے مجاور سے کورٹ میں خون پیش کرنے کے لیے کہا، لہٰذا خون کورٹ میں پیش کیا گیا۔ جانچ سے یہ ثابت ہوا کہ یہ کسی زندہ انسان کا خون ہے۔

اس کے بعد کورٹ نے فیصلہ سنیوں کے حق میں سنایا اور مزار کی تعمیر کی اجازت دے دی گئی۔ اجازت ملتے ہی حضور سراجِ ملت علامہ سید سراج اظہر قادری نوری نے پٹنہ (بہار) پہنچ کر مزار کا معاینہ کیا اور تعمیراتی کام شروع کر دیا اور اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

جامع حالات کی وضاحت

مذکورہ بالا ذاتی حالات وواقعات حضور سراج ملت دام ظلہ العالی نے اپنی متعدد نشستوں میں مجھ سے بیان فرمائی تھیں۔ اب اس کے بعد کے تحریر کردہ حالات میں نے دیگر ذرائع سے حاصل کر کے جمع کر دیا ہے، تا کہ حیات نامہ کا ایک مضبوط خاکہ تیار ہو جائے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ العظیم

آل انڈیا سنی تبلیغی جماعت

حضرت سراج ملت دام ظلہ العالی کی بہت سی دینی، ملی وسماجی خدمات ہیں۔آپ کی تعمیری وتعلیمی اور تبلیغی واشاعتی خدمات سے دنیا واقف ہے۔آپ اسلام وسنیت کے ایک عظیم داعی اور مسلک ومذہب کے ایک سرگرم مبلغ ہیں۔آپ آل انڈیا سنی تبلیغی جماعت (ریاست مہاراشٹر) کے سربراہ ہیں۔ذیل میں سنی تبلیغی جماعت کا ایک مختصر تعارف تحریر کیا جاتا ہے اوراس کے بعد صاحب تذکرہ کی کچھ تبلیغی واشاعتی خدمات کا ذکر بھی مرقوم ہوگا۔

پاسبان ملت خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی (۱۹۲۲ء-۱۹۹۰ء) اور مناظر اہل سنت رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری (۱۹۲۵ء-۲۰۰۲ء) کے نام سے کون سنی ناواقف ہے۔بیسوی صدی کا نصف حصہ ان دونوں رہنماؤں کی مسلکی وملی خدمات سے لبریز ہے۔ان دونوں بزرگوں کے تحریری، تقریری، تبلیغی، تعمیری، ملکی وسیاسی کارناموں کا اعتراف اپنوں اور بیگانوں سبھوں نے کیا ہے۔حافظ ملت حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی (۱۸۹۴ء-۱۹۷۶ء) ان دونوں سے حددرجہ محبت فرماتے تھے۔

پاسبان ملت حضرت علامہ نظامی علیہ الرحمۃ والرضوان حضور مجاہد ملت رئیس اعظم اڑیسہ حضرت مولانا شاہ حبیب الرحمٰن عباسی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۲۲ھ-۱۴۰۱ھ) کے تلامذہ میں سے تھے اور الجامعۃ الاشرفیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔حضرت رئیس القلم علامہ ارشد القادری قدس سرہ العزیز الجامعۃ الاشرفیہ کے فارغ التحصیل اور تنظیم ابنائے قدیم: الجامعۃ الاشرفیہ (مبارک پور) کے صدر تھے۔حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شروع میں شہر ناگ پور (مہاراشٹر) میں درس وتدریس کی خدمت انجام دی۔

اس کے بعد حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ وارضوان کے حکم کے مطابق جمشید پور (ٹاٹا) چلے گئے۔وہاں آپ نے مدرسہ فیض العلوم قائم فرمایا اور بہار، یوپی، جھارکھنڈ، دہلی

اور ہندوستان کی دیگر ریاستوں، بلکہ بیرون ممالک میں بھی آپ نے مدارس کا قیام فرمایا۔ آپ نے تبلیغ دین کے لیے ایک عالمی تحریک ''دی ورلڈ اسلامک مشن'' کا قیام فرمایا۔

آپ دینی وملی خدمات میں اس قدر مصروف رہتے کہ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے بمشکل کچھ وقت نکال پاتے۔ اخیر عمر میں آپ نے جامعہ نظام الدین اولیا (دہلی) کا قیام فرمایا جہاں مدارس عربیہ کے فارغین دعوت وتبلیغ دین کی تربیت پاتے ہیں اور انہیں عربی اور انگریزی زبان وادب میں مہارت پیدا کرنے کی تدریسی وتمرینی کوششیں کی جاتی ہیں۔

رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے عہد کے بے مثال مناظر، صاحب طرز ادیب ومصنف اور ایک مقبول ترین خطیب تھے۔ مجھے آپ کے متعدد خطابات سننے کا موقع میسر آیا۔ بے شمار تحریریں اور کتب ورسائل آپ کی یادگار ہیں۔ زلزلہ، زیروزبر، لالہ زار، تعزیرات قلم، تبلیغی جماعت حقائق کے اجالے میں، جماعت اسلامی، لسان الفردوس، وغیرہ کتابیں دل نشیں اسلوب بیان، شستہ زبان وادب اور اپنے قاہر دلائل اور عمدہ طرز استدلال کی وجہ سے رہتی دنیا تک داد تحسین حاصل کرتی رہیں گی۔ ان چند سطور میں علامہ موصوف کے محامد ومحاسن اور فضائل ومناقب کی نقاشی نہیں کی جاسکتی۔

تیرے جمال کی زیبائیاں ادا نہ ہوئیں
ہزار کام لیا میں نے خوش بیانی سے

خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمۃ والرضوان ان عہد ساز شخصیتوں میں سے تھے کہ صدیوں تک جن کا کوئی مماثل ومتبادل نظر نہیں آتا۔ دنیا مدت دراز تک ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ آپ کا وطن موضع سرائے غنی تحصیل پھول پور ضلع الہ آباد (یوپی) تھا۔ آپ نے الٰہ آباد ہی میں حضور مجاہد ملت علامہ شاہ حبیب الرحمٰن عباسی قادری، شمس العلما حضرت مفتی نظام الدین الہ آبادی اور دیگر علمائے کرام سے علوم دینیہ کی تحصیل فرمائی۔ اپنے استاذ حضرت مولانا نظام الدین الہ آبادی کی طرف خود کو منسوب

کرتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ نظامی لکھا کرتے تھے۔آپ کی تعلیم از میزان تا بخاری شریف مدرسہ سبحانیہ الہ آباد(یوپی) میں ہوئی۔آپ نے حضرت مفتی سید عبدالقدوس صاحب اڑیسوی،مولانا حکیم محمد احسن صاحب بہاری وغیرھما سے بھی بعض کتابیں مدرسہ مصباح العلوم الہ آباد میں پڑھیں۔(خطبات نظامی:ص16)

الہ آباد(یوپی) میں دارالعلوم غریب نواز کے نام سے ایک عظیم الشان تعلیمی ادارہ قائم فرمایا۔ممبئ میں ادارہ شرعیہ(مہاراشٹر) قائم فرمایا۔کرناٹک میں بہت سے مدارس ومکاتیب قائم فرمائے۔ریاست کرناٹک کے اکثر قدیم مدارس اسلامیہ آپ ہی کی تحریک پر قائم ہوئے ہیں۔راجستھان میں بھی آپ کی تعمیری وتبلیغی خدمات ہیں۔

ڈاکٹر اقبال کو شاعر مشرق کا خطاب دیا گیا۔اس کے بعد آج تک کسی کو اس خطاب سے نوازا نہ گیا۔اسی طرح حضرت علامہ نظامی کو خطیب مشرق کے خطاب سے سرفراز کیا گیا اور ان کے بعد ہندو پاک میں کوئی واعظ وخطیب یہ اعزاز نہ پاسکا۔جنہوں نے انہیں دیکھا،وہ بتاتے ہیں کہ حضرت علامہ نظامی صاحب اپنے احباب ومتعلقین کے مابین جب مجلسی گفتگو فرماتے تو ایسا تاثر پیدا ہوجاتا گویا کہ آپ اسٹیج پر خطاب فرمارہے ہوں۔

حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان بھیونڈی(ممبئ) کے مناظرہ میں صدر مناظرہ تھے اور حضرت علامہ نظامی علیہ الرحمہ بحیثیت مناظر دیوبندی مناظر کے سوالوں کے جواب اور ان پر سوالات قائم فرمارہے تھے۔حضور مجاہد ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی حاضر جوابی،دندان شکن طرز استدلال اور آپ کے حیران کن انداز تخاطب کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ اگر میرے پاس وسعت ہوتی تو نظامی کو سونے سے تول دیتا۔(خطبات نظامی:ص11)

آپ خوش طرز قلم کار بھی تھے۔جس طرح آپ کی تقریریں فصاحت وبلاغت کی تصویر مجسم ہوتیں،اسی طرح آپ کی تحریریں ادبی الفاظ سے مزین،عمدہ اور سلیس تراکیب سے مرصع،حسین اسلوب نگارش سے آراستہ،معانی ومفاہیم کا ایک عظیم گلدستہ اور قارئین کے

لیے انتہائی متأثر کن ہوتیں۔ آپ کی ایک درجن سے زائد کتابیں طبع ہوچکی ہیں۔ آپ کی تصانیف میں ''خون کے آنسوں'' کو کافی شہرت اور عوام وخواص کے مابین خوب پذیرائی ملی۔

عروس البلاد ممبئی میں علامہ نظامی کی تقریریں خوب پسند کی جاتیں۔ عہد شباب سے عمر کے اخیر حصہ تک اہل ممبئی آپ کو مدعو کرتے رہے۔ حضرت سید العلما رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ممبئی میں رہا کرتے تھے۔ ابتدائی عہد میں علامہ نظامی کی فصیح وبلیغ تقریریں عوام کو بمشکل ہی سمجھ میں آتیں۔ رفتہ رفتہ علامہ نظامی کے تجربات بڑھتے گئے۔ انداز بیاں نکھرتا گیا، مافی الضمیر کی عمدہ تعبیر کا ملکہ ہوتا گیا اور آپ ایسے قادر الکلام خطیب ہوگئے کہ آپ کی تقریر فصیح وبلیغ ہونے کے باوجود عوام الناس کے دائرہ فہم سے باہر نہیں ہوتی، بلکہ حسن بیان کا لطف انہیں بھی محسوس ہوتا اور علما ودانشوران کا باذوق طبقہ خواہ وہ سنی ہو یا غیر سنی، آپ کی تقریروں کو بغور سنتا اور ان پر محویت ووجد کا عالم طاری ہوجاتا۔ درحقیقت آپ کی تقریریں جس طرح ظاہری محاسن سے مزین ہوتیں، اس سے کہیں زیادہ علمی نکات، فکری دقائق اور تحقیقی مواد پر مشتمل ہوتیں۔ نادر روزگار اساتذہ کرام نے آپ کی بے مثال تربیت فرمائی تھی۔ آپ اپنے استاذ گرامی حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے بارے میں رقم طراز ہیں:

''عشا کے بعد مطالعہ کے عادی نہ تھے، نماز عشا پڑھ کر سوجاتے۔ تہجد کے وقت مطالعہ فرماتے۔ مجھے یاد ہے کہ جب مولانا نظام الدین صاحب کی بخاری شریف کی تعلیم ہورہی تھی تو تہجد کے بعد نماز فجر سے پہلے بخاری شریف کا درس ختم ہوجاتا۔ طبیعت سہل پسند واقع نہ تھی، بلکہ دقت طلب تھی۔ ہم لوگوں کو حاشیہ دیکھنے سے روکتے، فرماتے: مطالعہ میں حاشیہ کی پابندی نہ کرو، ورنہ ذہن کمزور ہوجائے گا۔ بغیر حاشیہ دیکھے متن کو حل کرو۔ چنانچہ عام درس گاہوں میں قطبی کے بعد ملاحسن داخل نصاب ہے، لیکن وہ ملاحسن کی بجائے شرح مرقات پڑھاتے کہ یہ بالکل معریٰ ہے۔ اس پر ایک سطر کا حاشیہ نہیں۔ یہ حضرت علامہ عبدالحق خیر آبادی کی کتاب ہے۔ کہنے کے لیے مرقات کی شرح ہے، لیکن یہ منطق کی بہت سی کتابوں پر

بھاری ہے۔اس کے پڑھانے والے بہت کم ملتے ہیں‘‘۔(خطبات نظامی:ص18)

پاسبان ملت حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمۃ والرضوان ۱۹۲۲ء میں الٰہ باد میں پیدا ہوئے اور ۱۹۹۰ء میں دارالبقا کی طرف کوچ کر گئے۔(اناللہ وانا الیہ راجعون)

علامہ ممدوح نے تعمیری، تنظیمی، تحریری، تقریری ہر قسم کی خدمات کی بے شمار یادگار ہمیں عطا فرما گئے۔یہ نفوس قدسیہ نادر ونایاب ہستیاں ہیں کہ جن کی مثال ملنا مشکل ہے۔

غبار راہ سے کہہ دو سنبھالے نقش قدم
زمانہ ڈھونڈے گا انہیں رہبری کے لیے

سنی تبلیغی جماعت کا قیام

علامہ نظامی سنیت کے لیے ایک دردمند دل رکھتے تھے۔آپ نے فروغ سنیت اور مسلک کی ترویج وارتقا اور خدائے تعالیٰ کا پیغام خدا کے بندوں تک پہچانے کے لیے ’’سنی تبلیغی جماعت‘‘ قائم فرمایا اور اپنی زندگی میں اس کے فروغ کے لیے خوب جدوجہد فرمایا۔

تبلیغ دین وفروغ سنیت کے لیے جلسوں کا انعقاد کافی نہیں،اسی لیے علامہ نظامی نے دعوت وتبلیغ کے لیے باضابطہ تنظیم قائم کی۔وہ اپنے عہد کے عظیم خطیب تھے اور جلسوں کے احوال سے بخوبی واقف تھے۔آج بھی اجتماعی وانفرادی تبلیغ کی سخت ضرورت ہے۔

پاسبان ملت حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی قدس سرہ العزیز کی سعی پیہم وجہد مسلسل سے ملک ہند کی مختلف ریاستوں میں سنی تبلیغی جماعت کا کام شروع ہوا۔اس کا مرکزی دفتر (ہیڈ آفس) دارالعلوم غریب نواز الہ آباد (یوپی) میں تھا اور مختلف ریاستوں میں ایک یا کئی ایک علاقائی مراکز تھے۔علاقائی مراکز اور اس کے برانچ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ریاست	مرکز	امیر
مہاراشٹر	رضا جامع مسجد پھول گلی ممبئ	حضرت سراج ملت دام ظلہ

راجستھان	قصبہ باسنی ناگور	مولانا ضمیر احمد رضوی مرحوم حال امیر: مفتی ولی محمد رضوی (باسنی)
یوپی	دارالعلوم غریب نواز الہ آباد	
یوپی	بنارس	
بہار	سلطان گنج پٹنہ: الجامعۃ الرضویہ: پٹنہ	
بہار	دربھنگہ: بہیڑہ	
ایم پی	جامع مسجد مدار ٹیکری جبل پور	حضور برہان ملت علیہ الرحمہ
کرناٹک	ہبلی	
کرناٹک	منڈگوڈ	الحاج بڈھن صاحب
کرناٹک	سنی جامع مسجد شاہ عالم دیوان شیموگہ	عبدالستار نظامی صاحب

علامہ نظامی نے آج سے قریباً چالیس سال پہلے سال ۱۹۷۰ء میں سنی تبلیغی جماعت کا قیام فرمایا تھا، تاکہ دیابنہ کی تبلیغ کی جماعت کے اثرات کو زائل کیا جائے اور ان کے عہد میں اچھا خاصہ کام بھی ہوا۔ ان کی وفات کے بعد راجستھان یونٹ اور مہاراشٹر یونٹ کی خدمات آج بھی زوروشور کے ساتھ جاری ہیں۔ دیگر ریاستوں میں یہ تحریک اپنا وجود کھوچکی ہے۔

سنی تبلیغی جماعت کے مبلغین صرف علمائے کرام ہوتے ہیں۔ بوقت ضرورت علمائے کرام کو وظائف دے کر مختلف علاقوں میں تبلیغی خدمات کے لیے مقرر کیا جاتا ہے۔ سنی تبلیغی جماعت کی راجستھان یونٹ کے زیر اہتمام چار سو مدارس و مکاتب میں طلبہ کو علوم دینیہ سے آراستہ کیا جارہا ہے۔ راجستھان یونٹ کا صدر مقام قصبہ باسنی ضلع ناگور ہے۔

عالمی وملکی کانفرسوں میں شرکت

حضرت سراج ملت مسلک اہل سنت و جماعت کے ایک عظیم خطیب ہیں اور فروغ سنیت کا جذبہ آپ کے خمیر میں شامل ہے۔ مسلک وملت کی فلاح بہود کے لیے آپ ہمیشہ

کوشاں نظر آتے ہیں۔ دینی ومذہبی مسائل کے لیے ہمہ دم متفکر رہا کرتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس امیر کو اچھے مشیر میسر آجاتے ہیں وہ عمدہ کارناموں کی جانب بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں اوران کی خدمات کے دیرپا اثرات سے قریب وبعید کا ہر فرد استفادہ کرتا رہتا ہےاوران امیر کے کارہائے نمایاں دیگرافراد کوبھی دعوت فکر دیتے رہتے ہیں۔

ان مثالی شخصیتوں میں ایک نام حضرت سراج ملت کا بھی ہے۔ جو سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ واضح رہے کہ آپ کی شہرت وعزت تقریر وخطابت کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ مسلکی ومذہبی خدمات کی وجہ سے ہےاورآپ اپنی عمدہ کارکردگی کی وجہ سے اہل سنت وجماعت کی بہت سی عالمی کانفرسوں میں مدعواورشریک ہوئے۔

غیرممالک کے دورے

حضورسراج ملت کے ارادت مندوں اور ارباب عقیدت کی ایک کثیر تعداد غیر ممالک میں آباد ہے۔آپ ان کی دعوت پرمختلف ممالک تشریف لے گئےاوروہاں آپ نے دین وسنیت کی ترویج وترقی کے لیےحتی المقدور جدوجہد فرمایا۔بعض ملکوں میں آپ کی عظیم خدمات موجود ہیں۔ ماریشش میں آپ نے ایک عظیم تعلیم گاہ بنام ''دارالعلوم امام احمد رضا'' تعمیرفرمایا جوبحسن وخوبی ارتقائی منازل کی طرف برق رفتاری کےساتھ رواں دواں ہے۔

اکابرین اہل سنت سےتعلقات

ایک طویل زمانے سےعروس البلاد ممبئی علمائے اہل سنت وجماعت کا مرکز بنا ہوا ہے۔ سنی علما کی ملک گیر تنظیم ''سنی جمیعۃ العلما'' کا مرکزی مقام بھی ممبئی شہر ہی تھا اور ہے۔سید العلما حضرت علامہ سید آل مصطفیٰ برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی بنیاد رکھی تھی اور بہت دنوں تک حضرت سید العلما علیہ الرحمۃ والرضوان اس تنظیم کےصدر رہے۔

ملک ہند کےمختلف علاقوں سےعلمائے اہل سنت کا گاہے بگاہے ممبئی میں ورود ہوتا

رہا ہے۔ باہر سے آنے والے علمائے کرام بالعموم مساجد میں قیام فرماتے ہیں۔ حضرت سراج ملت دام ظلہ العالی کی مسجد میں بھی علمائے کرام کے قیام کا انتظام رہتا۔ اس طرح بہت سے علمائے کرام سے خود بخود رابطے پیدا ہوجاتے۔ نیز وہ علمائے اہل سنت وا کابرین دین وملت جن سے آپ کے عمدہ روابط تھے۔ ان حضرات کے اسمائے گرامی مرقومہ ذیل ہیں:

(1) تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان (بریلی شریف)

(2) حضور برہان ملت علامہ مفتی برہان الحق علیہ الرحمۃ والرضوان (جبل پور)

(3) حضور مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان (دھام نگر: اڑیسہ)

(4) حضور سید العلما علامہ سید آل مصطفےٰ علیہ الرحمۃ والرضوان (مارہرہ شریف)

(5) حضور احسن العلما علامہ سید مصطفےٰ حیدر حسن علیہ الرحمۃ والرضوان (مارہرہ شریف)

(6) حضور حافظ ملت علامہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز (بانی: جامعہ اشرفیہ مبارکپور)

(7) حضور مفسر اعظم علامہ ابراہیم رضا خاں جیلانی قدس سرہ العزیز (بریلی شریف)

(8) محبوب ملت حضرت مفتی محبوب علی خاں علیہ الرحمۃ والرضوان (لکھنو، مقیم ممبئی)

(9) حضرت علامہ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ والرضوان (مدینہ منورہ)

(10) حضور بدر ملت علامہ بدر الدین قادری علیہ الرحمۃ والرضوان (بستی: یوپی)

(11) شیخ العلما علامہ غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمۃ والرضوان (میرٹھ: یوپی)

(12) شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان (گھوسی: مئو)

(13) فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہ العزیز (بستی: یوپی)

(14) شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی قدس سرہ العزیز (گھوسی: مئو)

حضور سراج ملت کی آل واولاد

حضور سراج ملت کی آٹھ اولاد ہیں: پانچ صاحبزادگان ہیں اور تین صاحبزادیاں۔

(1) آپ کے فرزند اکبر حضرت حافظ سید جیلانی میاں زیدمجدہ رضا جامع مسجد (پھول گلی: ممبئی) کے قائم مقام خطیب وامام ہیں۔

(2) دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا سید ہاشمی میاں زیدفضلہ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم ممبئی کے ناظم اعلیٰ اورصدر مدرس ہیں۔مولانا موصوف کوحضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضاخاں قادری دامت برکاتہم العالیہ سے اجازت وخلافت کا شرف حاصل ہے۔

(3) تیسرے فرزندحضرت مولانا حافظ وقاری سیداحمد رضانورانی میاں صاحب کرناٹک میں مسلک اہل سنت وجماعت کی ترویج واشاعت میں مصروف عمل ہیں۔

(4) چوتھےفرزندسیدمحمدابوالہاشم سبحانی میاں سلمہ

(5) اور پانچویں فرزنداعجازاحمد مدنی میاں سلمہ ابھی زیرتعلیم ہیں۔

حضورسراج ملت کے مریدین وخلفا

حضورسراج ملت کے مریدین کی ایک طویل تعداد ہے۔بتایا جاتا ہے کہ مریدوں کی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے۔آپ کے خلفائے کرام کی بھی ایک بڑی تعداد ہے۔بعض خلفا کے مریدین کی بھی اچھی خاصی تعداد ہے۔علامہ موصوف سرپرستی میں ایک درجن سے زائد ادارے دینی وملی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ان اداروں میں طلبہ اور مدرسین کی بھی بڑی تعداد ہے اوران اداروں سے وابستہ افرادواشخاص بھی بڑی تعداد میں ہیں۔اس طرح حضرت سراج ملت کا حلقۂ اثر لاکھوں افراد کومحیط ہے جس کی حد بندی مشکل ہے۔

مشائخ اہل سنت کی خلافت واجازت

حضرت سراج ملت کوحضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے علاوہ بھی متعدد مشائخ اہل سنت کی خلافت واجازت حاصل ہے۔حضور برہان ملت (جبل پور)، حضرت سیدطاہرمیاں (بلگرام شریف) اورضیغم اہل سنت حضرت علامہ حسن علی میلسی صاحب قبلہ

(پاکستان) نے بھی آپ کو اجازت وخلافت عطا فرمائی ہے۔حضرت علامہ میلسی کو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کے چار خلفائے کرام سے اجازت وخلافت حاصل ہے۔علامہ میلسی صاحب قبلہ نے ان چاروں کی خلافت واجازت حضرت سراجِ ملت کو عطا فرمائی اوراس سے متعلق ایک وضاحتی تحریر بھی رقم فرمائی جو درج ذیل ہے:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم::نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر!سراجِ ملت مجاہدِمسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ سیدسراج اظہرصاحب قادری رضوی اطال اللہ عمرہ کوسلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ وسلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہ کی اجازت اورخلافت دیتاہےاوراورادواعمال ووظائف رضویہ کی اجازت دیتا ہے۔

جس طرح اس فقیر قادری گدائے رضوی کوسیدناسرکارمفتی اعظم شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ شاہ مصطفیٰ رضاخاں صاحب نوری بریلوی،خلیفۂ اعلیٰ حضرت ملک العلما سلطان الفقہا مولانا شاہ محمدظفرالدین احمد فاضل بہاری،حضورنائب اعلیٰ حضرت سیدی سندی محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمدسرداراحمدقادری رضوی چشتی صابری،نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسراعظم مولانا شاہ علامہ محمدابراہیم رضاجیلانی میاں بریلی قدست اسرارہم سے حاصل ہے۔

مذہب حق مذہب اہل سنت،مسلک حق مسلک اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر مضبوطی سے قائم رہیں۔دعوت صالحہ میں اس فقیر بےتوقیرکویادرکھیں۔

رضاجامع مسجد میں دینی خدمات

چارسال،چارماہ اورچاردن کی عمرمیں آپ کی بسم اللہ خوانی،عامل شریعت ستادالقرا حضرت علامہ حافظ وقاری سیدمحمدابوہاشم علیہ الرحمۃ والرضوان نےعوام وخواص کی موجودگی میں نہایت تزک واحتشام کے ساتھ کرایا۔15:سال کی عمرمیں آپ نے حفظ قرآن مکمل فرمالیا۔16:سال کی عمرمیں پہلی باررضاجامع مسجد(پھول گلی:ممبئ)میں نمازتراویح سنائی، جس پرمسلمانانِ ممبئ نے بہت خوشی ومسرت کااظہارکیا۔

آپ رضا جامع مسجد (پھول گلی: ممبئی) میں تقریباً نصف صدی سے امامت وخطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔آپ کے والد ماجد علیہ الرحمۃ والرضوان کی طبیعت جب سخت علیل ہوئی تو آپ نے مسجد کے ذمہ داروں کے نام ایک خط تحریر فرمایا جس میں اپنے صاحبزادے کو مستقل طور پر امامت وخطات کے لیے بحال کرنے کی درخواست کی جس خط پر سرکار مفتی اعظم کے بھی تاکیدی جملے اور دستخط تحریر ہیں۔وہ مکتوب مرقومہ ذیل ہے۔

۷۸۶/۹۲

ذوالمجد والکرم جناب مولانا محمد سالم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج اقدس؟

بذریعہ تحریر ہذا ملتمس خدمت ہوں کہ میں بوجہ امراض چشم وضعف بصارت اپنے فرائضِ خطابت وامامت کی انجام دہی سے مجبور ہوگیا ہوں، بایں سبب سات مہینوں سے مسلسل میرے فرزند حافظ سید سراج اظہر رضوی قادری سلمہ الباری امامت وخطابت کے فرائض کو بحمد اللہ تعالیٰ بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میری جگہ پر میرے فرزند حافظ سید سراج اظہر رضوی قادری کو مہربانی فرما کر مستقل طور پر مقرر کر دیا جائے: فقط والسلام

سید ابوالہاشم بہاری عفی عنہ

۳: جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۷: جون ۱۹۷۱ء

نوٹ: میرے کم وبیش چالیس سالہ خدمات کو پیش نظر رکھ کر میری اس درخواست پر غور وفکر کیجئے۔ سید ابوالہاشم عفی عنہ

اسی مکتوب پر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے درج ذیل تائیدی جملے تحریر فرمائے:

۷۸۶

جب امام کے صاحبزادے ان کی جگہ امامت کر رہے ہیں، امام انہیں اپنی جگہ رکھ

لینے کے لیے کہتے ہیں۔ اگر صاحبزادے امامت کے اہل ہیں تو امام کی درخواست قبول کر لینا ہی چاہئے۔ فقیر مصطفےٰ رضا

عامل شریعت، رہبر طریقت صوفی باصفا استاد القرا حضرت علامہ حافظ وقاری سید محمد ابوالہاشم علیہ الرحمہ قریباً چالیس سال تک رضا جامع مسجد (پھول گلی: ممبئ) میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ اردو وعربی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ کا لکھا ہوا مندرجہ ذیل قطعہ، رضا جامع مسجد (پھول گلی) کی پہلی منزل پر کندہ ہے۔

مسجد مبنی علی التقٰی — معبد للّٰہ موسس

کیف ارخ ارخا مبینا — ان ھذا بیت مقدس

ترجمہ: تقویٰ کی بنیاد پر بنائی گئی مسجد: اللہ تعالیٰ کے لیے تعمیر کردہ عبادت خانہ ہے۔ کیف (شاعر کا تخلص) نے اس کی روشن تاریخ بیان کی۔ بے شک یہ مقدس گھر ہے۔

حضور سراج ملت کی سماجی خدمات

حضرت سراج ملت نے سماجی خدمات بھی انجام دی ہیں۔ بعض کا ذکر درج ذیل ہے:

(1) قطب کوکن مخدوم علی مہائمی فلائی اوور برج

یہ عروس البلاد ممبئ کا مشہور اور نامور برج ہے جو بھنڈی بازار میں واقع ہے۔ یہ برج نہایت طویل ہے۔ حضرت سراجِ ملت کی کاوشوں اور محنتوں سے اس برج کا نام ''قطب کوکن مخدوم علی مہائمی برج'' رکھا گیا۔ اس برج کے افتتاح کے موقع مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ کے علاوہ کئی اہم دینی وسیاسی شخصیات نے شرکت کی۔ حضور سراجِ ملت نے اس موقع پر حق گوئی وبے باکی کا اظہار فرماتے ہوئے ایک بیان دیا جسے ممبئ کے مشہور اخبارات نے سرخی بنایا۔

وہ سرخی یہ ہے: ''مہاراشٹر سرکار نے ایک اہم وعدہ پورا کیا۔ اب قربانی کے لیے وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کی شرانگیزی کو روکے''۔

اس موقع پر محبوب العلما علامہ مفتی محبوب رضا روشن القادری علیہ الرحمہ نے کہا تھا:

ہزار کاموں میں قطب کوکن برج خوشی میں یہ کہہ رہا ہے

کہ شہر ممبئ کی خفتہ قسمت جگا رہے ہیں سراجِ ملت

(2)امام احمد رضا چوک(3)سبیل غریب نواز

یہ دونوں (چوک اور سبیل) عروس البلاد ممبئ کے مشہور بازار یعنی نل بازار میں واقع ہیں۔

(4)سید ابوالہاشم اسٹریٹ

یہ اسٹریٹ بھی عروس البلاد ممبئ کی مشہور گلی یعنی پھول گلی میں واقع ہے جو آپ ہی کی محنتوں سے ''بالوگلی'' سے ''سید ابوالہاشم اسٹریٹ'' کے نام سے موسوم ہوئی۔

حضور سراج ملت معاصرین کی نظر میں

مشائخ عظام وعلمائے کرام نے اپنی تحریروں میں جو القاب وآداب حضور سراج ملت کے لیے استعمال فرمائے ہیں، ان القاب وآداب کا منتخب حصہ حاضر خدمت ہے۔ ان القاب کے ذریعہ علما و مشائخ کی نظر میں حضرت موصوف کی قبولیت واحترام کا پتہ چلتا ہے۔

(1) حضرت سید آل رسول نظمی میاں (مارہرہ شریف)

برادر عزیز آبروئے مسلک اعلیٰ حضرت ناشر فکر حضور مفتی اعظم ہند الحاج سید سراج اظہر صاحب قبلہ۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت سراج ملت حضرت سید سراج اظہر صاحب قادری برکاتی نوری

(2) مفتی ابوداؤد صاحب (پاکستان)

خلیفہ حضور مفتی اعظم سراج ملت حافظ مولیٰنا سید سراج اظہر رضوی نوری

(3) حضرت سید شاہ آل رسول طاہر میاں صاحب (بلگرام شریف)

ایک عظیم ولی کامل شخصیت خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراج ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی نوری سربراہ اعلیٰ وبانی دارالعلوم فیضان مفتی اعظم

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت پیر طریقت خلیفۂ مفتی اعظم سراج ملت حضرت مولٰینا سید سراج اظہر صاحب، صدر انجمن برکات رضا

(4) علامہ محمد حسن علی میلسی (پاکستان)

محبّ محترم جانثار مسلک اعلیٰ حضرت مولانا علامہ سید سراج اظہر صاحب رضوی نوری زیدعلمہ وفضلہ۔

سراجِ ملت مجاہد مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی اطال اللہ عمرہ

سراج ملت خلیفۂ مفتی اعظم علامہ سید سراج اظہر رضوی مصطفوی

(5) حضرت سید اویس مصطفیٰ قادری، بلگرام شریف:

خلیفہ مفتی اعظم مولانا سید سراج اظہر حفظہ اللہ تعالیٰ

(6) حضرت مفتی سید حسینی میاں اشرفی مصباحی (ناگ پور)

وقار آبروئے اہل سنت حضرت علامہ سراج ملت سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی برکاتی مدظلہ العالی

(7) حضرت مولانا مفتی عبدالشکور مصباحی: شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ (مبارک پور)

سراج ملت حضرت مولانا سید شاہ سراج اظہر صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ

(8) شہزادۂ حضور ملک العلما مختار الدین آرزو (علی گڑھ)

سراج ملت مولانا سید سراج اظہر قادری صاحب

(9) نبیرۂ حضور ملک العلما سید حسین امام صاحب (امریکہ)

جناب حضرت سراج ملت سید شاہ سراج اظہر صاحب مدظلہ العالی

(10) امام النحو حضرت مفتی بلال احمد نوری (ممبئی)

پیر طریقت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت خلیفہ حضور مفتیٔ اعظم ہند سراج ملت حضرت علامہ الحاج سید سراج اظہر قادری نوری برکاتی بانی وسر براہِ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم (ممبئ)

(11) محبوب العلما علامہ مفتی محبوب رضا روشن القادری (سیتامڑھی)

درافشان سحاب معرفت، ضیغم رضویت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت سراج ملت خلیفۂ مفتی اعظم حضرت مولانا الحاج الشاہ سید سراج اظہر صاحب رضوی بانی وسر براہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم وانجمن برکات رضا (پھول گلی: ممبئ)

(12) حضرت مفتی منیر صاحب قبلہ (پاکستان)

حضرت سراج ملت علامہ سید سراج اظہر رضوی نوری صاحب

(13) حضرت مفتی افضال صاحب (بریلی شریف)

شمع ملت حضرت سراج ملت دام ظلہ

(14) حضرت سید ڈاکٹر طلحہ رضوی برقؔ صاحب (پٹنہ)

حضرت مخدوم ذوالمجد والکرم سراج ملت علامہ سید سراج اظہر صاحب

(15) حضرت مولانا مفتی سلطان رضا صاحب (بہرائچ شریف)

یادگار سلف حجۃ الخلف سراج الملت والدین حضرت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر صاحب قبلہ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند بانی وسر براہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم

(16) حضرت علامہ مفتی مکرم صاحب (دہلی)

پیشوائے اہل سنت، محترم جناب علامہ سید سراج اظہر صاحب نوری رضوی مدظلہ العالی

(17) حضرت مفتی امان الرب صاحب قبلہ (گونڈہ)

سراجِ ملت حضرت علامہ سید سراج اظہر قبلہ

(18) حضرت مفتی اشرف رضا صاحب قبلہ (ممبئ)

سراجِ ملت، خواجہ تاش رضویت، پیر طریقت، حضرت مولانا الحاج الشاہ السید سراج

اظہر قادری رضوی مدظلہ النورانی

(19) حضرت سبحانی میاں کے خط کا اقتباس:

محترم کرم فرما حضرت علامہ شاہ سید سراج اظہر صاحب رضوی دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ (حضرت سراجِ ملت) کو میں تقریباً ۳۵: سال سے جانتا ہوں۔ آپ کی خدمات کو بھی خوب جانتا ہوں۔ خانوادۂ رضویہ کے اطراف سے جو تعلق آپ کا ہے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت وترویج کے سلسلے میں جو کارہائے نمایاں آپ کے ہیں، وہ اہل سنت پر پوشیدہ نہیں۔ آپ کی ذات لائق احترام ہے۔ آپ میرے جد کریم حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ کے خلیفۂ ارشد ہیں۔ فقط والسلام مع الاحترام

فقیر قادری محمد سبحان رضا خاں سبحانی

سجادہ نشین ومتولی درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف (یوپی)

(20) علامہ مفتی قاضی شہید عالم رضوی صاحب قبلہ (بریلی شریف)

سراج ملت حضرت سید سراج اظہر صاحب قبلہ مدظلہ العالی بمبئی کی سرزمین میں متصلب رضوی ہونے کی حیثیت سے اپنی ایک الگ پہچان رکھتے ہیں۔ آپ نے دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے نام سے دارالعلوم قائم فرما کر ایک کمی کو پورا کیا اور آپ کی سرپرستی میں دارالعلوم دین کی نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے۔ نتیجہ فارغین کی شکل میں آپ حضرات کے سامنے ہے۔

''مشتے نمونہ ازخروارے'' کے طور پر چند مشائخ عظام وعلمائے اسلام واصحاب علم وفضل کے تاثرات بطور نمونہ پیش کیے گئے ہیں، نیز تمام تاثرات کا احاطہ بھی مشکل امر ہے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم:: والحمد للّٰہ رب العٰلمین:: والصلوٰۃ والسلام علٰی رسولہ سید الانبیاء والمرسلین:: وعلیھم وعلٰی اٰلہ واصحابہ واتباعہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ وشھداء محبتہ اجمعین:: الٰی یوم الدین

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم

رضا جامع مسجد (پھول گلی: ممبئی)

(تعارف اور خدمات)

ملک ہند میں مسلمانوں نے دینی تعلیم وتربیت کے لیے جابجا تعلیمی مراکز قائم کیے ہیں۔آبادیاں بڑھتی جارہی ہیں اور مدارس اسلامیہ کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے۔عروس البلاد ممبئی میں بھی متعدد مدارس اسلامیہ دینی وتعلیمی خدمات میں مصروف عمل ہیں۔حالات حاضرہ کا تقاضا ہے کہ اب اسلامی تعلیم گاہوں میں کچھ جدت طرازی وتجدید کاری ہو۔

حضور سراج ملت دام ظلہ الاقدس نے رضا جامع مسجد پھول گلی (ممبئی) میں ''دارالعلوم فیضان مفتی اعظم'' کا قیام فرمایا اور عصر حاضر کے جدید تقاضوں کا بھی حتی الامکان لحاظ رکھا۔ امید ہے کہ مزید جدت وجودت کی جانب پیش قدمی ہو،اور ادارہ ایک مثالی نمونہ بن جائے۔

چند سالوں قبل مجھے بتایا گیا تھا کہ ادارہ کے لیے ایک خاص زمین کی خریداری کا پلان ہے،تاکہ طلبہ کی کثیر تعداد کے لیے گنجائش نکل آئے۔ابھی قریباً دوسو بچوں کی گنجائش ہے۔

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے شعبہ جات

(1) شعبۂ عالمیت وفضیلت (اعدادیہ تا دورۂ حدیث)

(2) شعبۂ حفظ (3) شعبۂ تجوید وقرأت

(4) شعبۂ دعوت وتبلیغ

(5) شعبۂ افتا وقضا

(6) شعبۂ نشر واشاعت

(7) شعبۂ کمپیوٹر

(8) شعبۂ امامت وخطابت

شعبۂ نشر واشاعت

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم میں ایک شعبہ نشر واشاعت کا ہے۔ علمائے اہل سنت بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ العزیز کی تالیفات وتصنیفات طبع کر کے مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم وانجمن برکات رضا کے پلیٹ فارم سے حالیہ چند سالوں میں حضور ملک العلما علامہ مفتی سید محمد ظفرالدین فاضل بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت اور کارناموں پر بھی بہت زیادہ کام ہوا ہے۔

''جہانِ ملک العلما'' حضرت سراج ملت کی ایک تاریخی پیش رفت ہے۔ حضرت ملک العلما قدس سرہ العزیز کی زندگی پر پوری جماعتی تاریخ میں اتنا بڑا اور اہم کام اب تک نہیں ہوا تھا۔ اس کتاب کو عالمی پیمانے پر پذیرائی حاصل ہوئی۔ جماعت کی مشاہیر شخصیات نے اس کام کے حوالے سے ان کی حوصلہ افزائی کی اور مبارک بادیاں پیش کیں۔ ملک العلما حضرت علامہ ظفرالدین بہاری کی بہت سی تالیفات وتصنیفات کو بھی شائع کیا گیا ہے۔

رضوی نوری دارالافتا

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کا ایک مرکزی شعبہ رضوی نوری دارالافتا والقضا ہے۔ دارالافتا اور دارالقضا کو اسلام میں شرعی کورٹ کی حیثیت حاصل ہے۔ اگر مسلمان دارالافتا کی اہمیت کو کما حقہ سمجھ جائیں تو بہت ساری پریشانیوں سے انہیں نجات مل سکتی ہے۔ آج ملکی کورٹ وکچہریوں میں مسلمانوں کے بے حساب پیسے خرچ ہو رہے ہیں۔ تعلیم یافتہ لوگ بھی چھوٹے چھوٹے مسائل کو لے کر کورٹ اور کچہری چلے جاتے ہیں۔

جو معاملات دارالافتا اور دارالقضا میں حل ہو سکتے ہوں، وہ یہیں حل کر لیے جائیں، تاکہ قوم مسلم مالی تباہی اور کورٹ کے مشکلات سے محفوظ ہو جائے۔ رضوی نوری دارالافتا سے تادم تحریر کئی سو مسائل کا سنجیدہ اور علمی حل پیش کیا جا چکا ہے۔ سارے فتاوے محفوظ ہیں۔

رضوی نوری دارالافتا قوم کی صحیح سمت میں رہنمائی کر رہا ہے، اس لیے دینی وملی مسائل کے حل کے لیے رضوی نوری دارالافتا اور دیگر قابل اعتماد دارالافتا سے رجوع کریں۔

شعبۂ کمپیوٹر

مخدوم بہار کمپیوٹر سینٹر کا افتتاحی اجلاس ۲۵ :صفر المظفر ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۱ :فروری ۲۰۰۹ء بروز ہفتہ منعقد ہوا اور مشائخ اہل سنت کے ہاتھوں اس کا افتتاح ہوا۔ مخدوم بہار کمپیوٹر سنٹر میں گیارہ کمپیوٹر ہیں۔ اوقات درس میں طلبہ کے لیے کمپیوٹر سیکھنے کا وقت متعین ہے۔ خارجی اوقات میں بھی طلبہ استفادہ کرتے ہیں۔ کمپیوٹر کی تربیت کے لیے ایک استاد متعین ہیں جو طلبہ کی اس سلسلے میں مثبت رہنمائی کرتے ہیں۔

شعبۂ تحریر وتقریر

دعوت وتبلیغ کے بہت سے ذرائع ہیں۔ ان میں تحریر وتقریر کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے زیر اہتمام ہر سال ملک العلما حضرت مفتی سید محمد ظفر الدین قادری فاضل بہاری علیہ رحمۃ الباری کے عرس کے موقع پر صوبائی سطح پر تحریر وتقریر کا مقابلہ جاتی پروگرام منعقد ہوتا ہے جس میں ممبئ عظمیٰ ومضافات کے مدارس اہل سنت کے طلبہ بڑی تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو قابل قدر انعام واکرام سے نوازا جاتا ہے۔

حضرت سراج ملت کے یوم ولادت کے موقع پر بھی تحریری وتقریری مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے۔ طلبہ بڑی دل چسپی سے اس میں شرکت کرتے ہیں۔ طلبہ نے بعض قابل قدر مقالات بھی تحریر کیے ہیں جو دارالعلوم میں محفوظ ہیں۔ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے طلبہ دیگر بزرگان دین علیہم الرحمۃ والرضوان کے اعراس کے موقع پر بھی مقالات ومضامین لکھتے ہیں اور بچوں کو انعام واکرام سے نوازا جاتا ہے۔ جب سے دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کا

قیام عمل میں آیا ہے، اس وقت سے یہ مقابلہ جاتی تحریری وتقریری پروگرام کا سلسلہ جاری وساری ہے اوران شاء اللہ تعالیٰ عزوجل آئندہ بھی جاری رہے گا۔

شعبۂ امامت خطابت

مساجد دعوت وتبلیغ کے اہم مراکز ہیں۔ یہ ایک ایسا نیٹ ورک ہے کہ دنیا کی کسی قوم کے پاس ایسا نیٹ ورک نہیں ہے۔ مساجد کے ائمہ کا تربیت یافتہ ہونا لازم ہے۔ ماضی میں منصب امامت پہ جولوگ فائز ہوتے تھے، وہ تمام ضروری صلاحیتوں سے لیس ہوتے تھے۔ زمانے کی ہرحرکت وعمل پران کی گہری نظر ہوتی تھی۔ ائمہ کرام کو دینی مسائل کے ساتھ تجوید وقراءت سے آشنائی بھی لازم ہے، اسی لیے دارالعلوم مفتی اعظم (ممبئ) میں امامت وخطابت کے لیے ایک کم مدتی کورس کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس شعبہ میں دیگر مدارس کے فارغین بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ یہ شعبہ تربیتی کیمپ کی طرح ہے۔

یونیفارم سسٹم

ملک ہند کے مدارس اسلامیہ میں طلبہ کے لیے کوئی یونیفارم متعین نہیں ہوتا۔ اب رفتہ رفتہ کچھ تبدیلی آرہی ہے اور مدارس اسلامیہ تعلیم وتربیت کے ساتھ ظاہری ہیئت کی اصلاح کی جانب بھی متوجہ ہو چکے ہیں۔ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم (ممبئ) میں آغاز امر سے ہی طلبہ کے لیے یونیفارم سسٹم رائج کیا گیا اور طلبہ کو یونیفارم کی پابندی کی تاکید کی گئی۔

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم میں فکری تربیت اور ادب وتعظیم کو اوّلیت دی گئی ہے۔ ادب کی اہمیت سے بچوں کو آشنا کیا جاتا ہے۔ بچے نازک شاخ کی طرح ہوتے ہیں۔ انہیں جس طرز پر ڈھالا جائے، وہ آسانی کے ساتھ ڈھل جائیں گے۔ آغاز عمر کے اخلاق وکرداراور عادات واطوار بچوں کے ذہن میں نقش ہوجاتے ہیں، اس لیے تعلیم کے ساتھ اخلاقی تربیت کا بھی سب سے اچھا وقت نوعمری کے ایام ہی ہیں۔

اساتذہ کے انتخاب میں بھی خاص توجہ دی جاتی ہے۔ کوشش ہوتی ہے کہ جو اساتذہ رکھے جائیں، وہ تربیت یافتہ ہوں، کیوں کہ اساتذہ اگر تربیت یافتہ نہ ہوں گے تو رزلٹ بھی اچھا نہیں آئے گا۔ مدرسین کسی بھی ادارے میں روح کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اوقات درس

بہت سے مدارس میں ایک وقت تعلیم ہوتی ہے۔ دو بجے کے بعد بچے آزاد ہوجاتے ہیں اور خود کو ٹیوشن وغیرہ میں مصروف کرلیتے ہیں، اس سے تعلیم پر منفی اثر پڑتا ہے۔ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم میں دونوں وقت تعلیم ہوتی ہے۔ کسی طالب علم یا مدرس کو ٹیوشن کی اجازت نہیں، بلکہ بعد نماز مغرب بھی طلبہ کے ساتھ اساتذہ کو بیٹھنا لازمی ہوتا ہے۔ اساتذۂ کرام کو امامت کی بھی اجازت نہیں، تاکہ تعلیمی نظام متاثر نہ ہوسکے۔ قلت معاش کا معاملہ یوں حل کیا گیا ہے کہ ادارہ کی جانب سے اساتذہ کرام کو معقول بدل خدمت عطا کیا جاتا ہے، تاکہ وہ توجہ اور یک سوئی کے ساتھ تعلیم وتدریس کی خدمت انجام دیتے رہیں۔ دیگر اہل مدارس کو بھی اساتذۂ کرام کی معاشی حالت کی جانب توجہ دینی چاہئے: لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم علما ومشائخ کی نظر میں

حضرت سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی

(سجادہ نشین: خانقاہ برکاتیہ: مارہرہ شریف)

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ آج فقیر برکاتی نے اپنے برادر عزیز آبروئے مسلک اعلیٰ حضرت ناشر فکر حضور مفتی اعظم ہند الحاج سید سراج اظہر صاحب قبلہ کی دعوت پر دارالعلوم فیضان مفتی اعظم ممبئ میں حاضری دی۔ ماشاء اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم میں نے اس نوری ادارے کے نوری طلبہ کو بہت لائق وباادب اور علم دین کے حصول میں مستعد پایا۔

یہ یقیناً مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کا فیضان ہی ہے کہ بظاہر چاروں طرف سے دشمنان سنیت سے گھرے ہوئے علاقہ میں دین اور سنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمات انجام دینے والے اللہ کے سپاہی تیار کیے جارہے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل میں سید سراج اظہر صاحب کو اور جناب مفتی محبوب رضا صاحب اور جملہ اساتذہ واراکین کی سرپرستی ومعاونت میں دارالعلوم ہٰذا کو دین دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے: **آمین بجاہ النبی الامین المکین الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم**

حضرت سید شاہ آل رسول طاہر میاں صاحب

(خانقاہ واحدیہ: بلگرام شریف)

الحمد للہ فقیر واحدی کو عزیزی شہزاد سلمہ ابن جناب عبدالرزاق عرف راجہ بھائی کی دعوت پر ممبئی میں حاضری کا موقع ملا۔ میں عبدالرزاق بھائی کا بہت شکر گزار ہوں کہ ان کے ذریعہ ایک عظیم ولی کامل شخصیت خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراج ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی نوری سربراہ اعلیٰ وبانی دارالعلوم فیضان مفتی اعظم سے ملاقات ہوئی، مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اتفاق سے حضرت کے والد ماجد کا عرس مقدس اور دارالعلوم فیضان مفتی اعظم میں سالانہ جلسہ اور دستار بندی کے پروگرام میں حضرت نے فقیر واحدی کو بھی شرکت کی دعوت دی۔ میں نے حاضری کی سعادت حاصل کی۔ حقیقت میں جس طریقہ سے سارے پروگرام دیکھنے کو ملا، میں یہی کہوں گا کہ یہ پروگرام ہر پروگراموں سے الگ مقام رکھتا ہے۔ دوسرے پروگراموں میں جہاں طلبہ کے گلوں میں نوٹوں کے ہار نظر آتے ہیں، یہاں پر الحمد للہ صرف پھولوں کے ہار تھے۔ بچوں سے لے کر مدرسین،

معاونین کے اندر حوصلوں کو بلند پایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ دارالعلوم کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور حضرت کے علم و عمر میں برکتیں عطا فرمائے: آمین

حضرت سید شاہ اویس مصطفےٰ صاحب قادری

(بلگرام شریف)

فقیر آج دعوت پر دارالعلوم فیضان مفتی اعظم حاضر ہوا۔ سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمہ کا مکمل فیض نظر آیا۔ اساتذۂ کرام اور طلبہ سے مل کر مسرت حاصل ہوئی، بالخصوص طلبہ کی تربیت میں بزرگوں سے عقیدت ومحبت پائی۔ قصیدہ بردہ شریف سن کر روحانی سکون ملا۔ خلیفہ مفتی اعظم مولانا سید سراج اظہر حفظہ اللہ تعالیٰ کی خدمات دینی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ ادارہ بزرگان دین کے صدقے خوب ترقی پائے اور اسے مسلک اعلیٰ حضرت کا ترجمان بنائے رکھے: آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت مولانا مفتی سید حسینی میاں اشرفی مصباحی

(سجادہ نشیں خانقاہ اشرفیہ: رائچور، حال مقیم: ناگپور)

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ میں آج بتاریخ ۲: نومبر ۲۰۱۳ء دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی میں حاضر ہوا۔ وقار وآبروئے اہل سنت حضرت علامہ سراج ملت سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی برکاتی مدظلہ العالی نے جو چمن بسایا ہے، اس چمن سدا بہار کو دیکھنے کا موقع ملا۔ یہاں کے قابل اساتذہ اور ہونہار ومؤدب طلبہ کو دیکھنے اور ان سے کچھ سننے کا موقع ملا۔ طبیعت باغ باغ ہوگئی۔ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم مسلک اعلیٰ حضرت کا ترجمان، فکر رضا کا نمائندہ اور اداروں کے ہجوم میں انفرادی خصوصیات کا حامل ہے۔ میں حضرت سراج ملت اور حضرت علامہ مفتی قمرالزماں صاحب مدظلہما کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اور دیگر مدرسین کرام اور طلبہ نے میرا استقبال کیا۔ خدائے تبارک وتعالیٰ اس چمنستان سنیت کو

ہمیشہ سرسبز وشاداب رکھے۔ حضرت سراج ملت مدظلہ العالی کو رب تبارک وتعالیٰ تادیر سلامت رکھے اور ان سے زیادہ سے زیادہ دین وسنیت کی خدمت لے اور قبول فرمائے:

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت مولانا مفتی عبدالشکور صاحب مصباحی

شیخ الحدیث: الجامعۃ الاشرفیہ (مبارک پور)

آج بتاریخ ۱۷: شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ بروز چہارشنبہ، دارالعلوم فیضان مفتی کے جشن ختم بخاری شریف اور جلسۂ دستار فضیلت میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ دونوں پروگرام ادارے کے اہتمام میں شاندار ہوئے۔ دارالعلوم ہٰذا سراج ملت حضرت مولانا سید شاہ سراج اظہر صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں چل رہا ہے۔ طلبہ کو دیکھ کر اندازہ ہوا کہ ادارے میں تعلیم وتربیت پر یکساں توجہ دی جاتی ہے۔ حضرت سید صاحب قبلہ دام ظلہ کی کاوشیں لائق تحسین ہیں۔

ادارے میں لائق وفائق اساتذۂ کرام کی خدمات حاصل ہیں اور ان کے ذریعہ تعلیم وتربیت کا جو کام ہو رہا ہے، وہ لائق تعریف ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل اس ادارے کو ترقی دے، اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کا فیضان جس طرح جاری ہے، ہمیشہ جاری رہے اور قوم مسلم مستفیض ہوتی رہے: آمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

نبیرۂ حضور ملک العلما عزت مآب سید حسین امام صاحب

(ورجینا: امریکہ)

جناب حضرت سراج ملت سید شاہ سراج اظہر صاحب مدظلہ العالی سے ملاقات کی خاطر حاضر خدمت ہوا، اور ان سے نیاز حاصل کیا۔ الحمدللہ! حضرت سے ملنے کا بڑا اشتیاق

تھا، خصوصاً انہوں نے ملک العلما سے متعلق جو کام کیا ہے، وہ یادگار رہے۔ جہان ملک العلما کی صورت میں رونما ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

آپ نے اس کی دو کاپی مجھے عنایت فرمائی۔ حیات اعلیٰ حضرت اور دوسری کتابیں بھی عنایت فرمائیں جنہیں لے کر میں ورجینا امریکہ جارہا ہوں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضور ملک العلما اور خاص طور پر اہل سنت وجماعت کے مشن کو جس انداز سے ہند وپاک میں آگے بڑھا رہے ہیں اور اس کی ترویج میں جو اہم کام انجمن برکات رضا اور دوسرے ادارے کررہے ہیں، وہ قابل فخر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مدارج کو اعلیٰ اور ان کے کاموں میں ترقی عطا فرمائے: آمین

حضرت سراج ملت نے مجھے جو عزت دی ہے اور مجھ پر جو اپنے عنایات کی نوازش کی ہیں، میں ان کا بے حد مشکور ہوں۔ انہوں نے اپنے ادارے کا تعارف اور اساتذہ سے ملاقات کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے ادارے کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور دین کی جو خدمت کررہے ہیں، خاص طور اعلیٰ حضرت ومفتی اعظم اور ملک العلما رحمہم اللہ تعالیٰ کے مشن کی ترویج وبقا کے لیے جو اہم خدمات انجام دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس مشن کو قائم ودائم رکھے: آمین

حضرت مولانا مفتی افضال صاحب
(بریلی شریف)

آج بتاریخ ۳: ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ بروز منگل بلا قصد، اچانک دارالعلوم فیضان مفتی اعظم میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ الحمد للہ تعالیٰ مدرسین کو ملنسار وخلیق پایا، اور ادارے کے بچہ بچہ کو سرکار اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا شیدائی پایا۔ سرزمین ممبئی پر یہ ادارہ مسلک اعلیٰ حضرت کا بے باک ونڈر ترجمان ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس کو مزید ترقی عطا فرمائے

اور نظر بد سے محفوظ رکھے، مگر افسوس یہ ہے کہ بانی ادارہ شمع ملت حضرت سراج ملت دام ظلہ سے ملاقات نہ ہوئی کہ وہ ممبئی سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ وہ جہاں بھی ہوں، مولیٰ تعالیٰ ان کو صحت وسلامتی کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے: آمین

ع/ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

حضرت سید شاہ ڈاکٹر طلحہ رضوی صاحب برقؔ

(دانا پور: پٹنہ)

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہے
کہ در وے بود قیل وقال محمد ﷺ

انسان کیا، ساری کائنات جن کے صدقے میں وجود پذیر ہوئی، ایک ذرہ بھی اس کے بار احسان سے ہٹنا چاہے تو معدوم ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب کہا ہے:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

اسی لوح وقلم میں صاحب لوح وقلم، بلکہ مالک کونین نے حضرت مخدوم ذوالمجد والکرم سراج ملت علامہ سید سراج اظہر صاحب کا نام منتخب کرلیا کہ ان سے اس دور شر وفساد میں مسلک اعلیٰ حضرت مجدد مأۃ حاضرہ امام اہل سنت امام احمد رضا صاحب قدس سرہٗ کے تحفظ واشاعت کا قرار واقعی کام لے۔

میں اپنی خوش طالعی پر جتنا بھی ناز کروں، کم ہے۔ حضرت سراج ملت مدظلہ نے دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے عظیم الشان جلسۂ رسم اجراء ''جہان ملک العلما'' میں اس فقیر کو مدعو فرمایا۔ تعمیل حکم کی سعادت حاصل کرتے ہوئے حاضر وشریک جلسہ رہا۔ آج پھول والی گلی میں حضرت کا قائم کردہ مدرسہ وادارہ میں کچھ قیمتی اوقات گزارنے کا شرف حاصل ہوا۔

شریعت وطریقت کی جلوہ باریوں نے اس مرکز کوحقیقت ومعرفت کا سنگم بنادیا ہے۔
یہاں کا نظم ونسق، تہذیب وشائستگی، طلبہ کی سعادتمندی اور اساتذۂ کرام کی شفقت ومحبت عقائد صالحہ کی صلابت اور مسلک اعلیٰ حضرت سے پورے تطابق کے ساتھ جاری وساری وروزافزوں ہے۔

دعا گوہوں کہ رب تعالیٰ اس ادارے کو دوام عطا فرمائے اور حضرت سراج ملت کی روشن کردہ یہ قندیلیں ہرسو، ہرسمت بروقت ضیاباریاں فرماتی رہیں (آمین ثم آمین)، نیز ان کا سایہ فرزندان ملت کے سروں پرتادیر قائم رہے: آمین یارب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیہ خیرخلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم

ع/ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

حضرت مولانا مفتی سلطان رضا صاحب

(بہرائچ شریف)

یادگار سلف حجۃ الخلف سراج الملت والدین حضرت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر صاحب قبلہ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند بانی وسربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم واقع رضا جامع مسجد پھول گلی (ممبئی) کی دعوت پر ناچیز حقیر فقیر کو گیارہویں شریف کے ٦: روزہ اجلاس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ قیام کا اتفاق دارالعلوم فیضان مفتی اعظم ہند ہی میں ہوا اور تقریباً اس ایک عشرے کے دوران قیام میں دارالعلوم کو اور اساتذہ کی تربیت اور طلبائے عظام کا تعلیمی انہماک، ذوق مطالعہ، جذبۂ حصول علم نیز بڑوں کا ادب واحترام ہندوستان کے جملہ اداروں سے انوکھا دیکھا۔ یہ سب حضور سراج ملت صاحب قبلہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے، نیز شہزادۂ حضور سراج ملت حضرت علامہ سید منہاج رضا صاحب قبلہ ہاشمی میاں کی نظامت لاجواب، لائق صدستائش وقابل مبارکباد ہے۔ یہ ادارہ انواع واقسام کی خوبیوں

سے مالا مال ہے۔ خانقاہی تربیت، حشمتی تصلب، رضوی عشق، نوری فیضان، برکاتی رنگ سے ہرایک طالب علم ہمکنار رہے۔ شعر ہے:

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہے
کہ دروے بود قیل وقال محمد ﷺ

مخدوم بہار کمپیوٹر سینٹر کے قیام سے دارالعلوم کے طلبہ کی افادیت میں اضافہ اور اراکین ادارہ کی بالغ نظری، ہوشمندی، جولانی فکر جھلکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضور سراج ملت صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے اوران کا سایہ سنی بریلوی مسلمانوں کے سر پر دراز سے دراز تر فرمائے۔اوران کے شہزادے کواپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں عمر خضر، علم رضوی اور فیضان مصطفوی سے مالا مال فرمائے:

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم

حضرت مولانا مفتی محمد اشرف رضا قادری

ادارۂ شرعیہ: مہاراشٹر (ممبئی)

آج ۶: شعبان ۱۴۲۹ھ ۹: اگست ۲۰۰۵ء بروز شنبہ اپنے محبوب ادارہ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم (ممبئی) میں درجۂ عالمیت کے امتحان لینے کے لیے محبّ عزیز مولانا الحاج السید منہاج رضا حفظہ اللہ کی استدعا پر حاضر ہوا۔ از اول تا آخر مختلف درجات کا امتحان لیا۔ بچوں کو محنتی اور بالیاقت پایا۔ حضرات اساتذۂ کرام کی وفور جہد وفوز تدریس کا ثمرہ ہے۔ ناظم دارالعلوم ہاشمی میاں زیدحبہ کے جذبۂ صادقہ ومحنت شاقہ دارالعلوم ہٰذا کی ترقی کا ضامن ہے۔

حضرت سراج ملت بانی وسربراہ دارالعلوم ہٰذا دام بالکرم کے عزم عالی وعصری علوم سے طلبہ کو مزین ومسلح کرنے کا حوصلہ قابل قدر ہے۔ طلبہ واساتذہ واراکین کے اندر مسلک سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت امام احمد رضا حنفی قادری قدس سرہ العزیز کوفروغ

دینے کا جذبہ مثالی دراصل یہی تعلیم وتبلیغ کی اصل ہے۔مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے اور روح القدس کے ذریعہ تائید ونصرت فرمائے:آمین یا ارحم الراحمین بحرمة محبوبه اشرف المرسلين عليه وعلىٰ آله واصحابه واتباعه وعلينا معهم احلى الصلوات واملح التسليمات الف الف مرة فى كل لمحة ولحظة الىٰ يوم الدين۔

حضرت مولانا ڈاکٹر غلام مصطفےٰ نجم القادری

مسجد نبوی شریف کے جس چبوترے پر بیٹھ کر آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم وتربیت کا سلسلہ شروع فرمایا تھا، اس مبارک چبوترے کو آفاقی اسلامی یونیورسٹی ہونے کا شرف حاصل ہے۔دنیا میں جتنے مدارس اسلامیہ حقہ ہیں،سب کا روحانی رشتہ اسی پیکر نور چبوترے سے وابستہ ہے۔سب اسی سلسلۃ الذہب کی نورانی کڑیاں ہیں۔

سرزمین ہند اس وقت مدارس کے وجود مسعود سے لالہ زار بنی ہوئی ہے۔ان میں جن اداروں میں امتحان لینے یا کسی تقریب میں شریک ہونے کی بنیاد پر بہت قریب سے جانتا ہوں،ان میں دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کا نام نمایاں اور درخشاں ہے۔میں نے جب بھی اس ادارے کو دیکھا،رضوی تحریک کی شکل میں دیکھا۔

دراصل کوئی بھی ادارہ اپنے بانی وسربراہ کے افکار ونظریات سے پہچانا جاتا ہے۔اس ادارے کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اس ادارے کے بانی وسربراہ فکر ونظر کے باب میں آئینہ جیسی شفاف خوبی رکھتے ہیں، بلکہ آئینہ پر بھی کبھی کبھی غبار آجاتا ہے۔یہ شخصیت جنہیں ہر حال میں میں نے بے غبار پایا۔آپ ہیں سراج ملت مولانا شاہ سید سراج اظہر رضوی صاحب قبلہ۔

آپ کے تصلب فی المسلک کی برکت ہے کہ ممبئی میں مدارس کے ہجوم میں جو ادارہ تعلیم کے ساتھ ساتھ مسلکی تحریک کے حوالے سے مجاہدانہ کردار ادا کر رہا ہے۔وہ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ہے۔

مدرسین کا ایک قافلہ ہے جو صبح ومسا اپنے علم وفن کا جوہر دکھانے میں مصروف ہے۔ طلبہ کی ایک بڑی بارات ہے، جو مدرسہ کے خوان کرم کی سوغات لوٹ رہی ہے۔ ہر پل رضا رضا اور بریلی بریلی کی چہکار ہے۔ جو دل وجان کو مسحور ومسرور کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اس کے بانی حضور سراج ملت کو اور نظر بد سے بچائے۔ آپ کے شہزادۂ گرامی قدر حضرت مولانا ہاشمی صاحب مہتمم دار العلوم ہٰذا کو اور آشوب روزگار سے محفوظ رکھے۔ اساتذۂ کرام کی جھرمٹ کو بالخصوص فخر درس وتدریس حضرت مفتی محمد قمر الزماں رضوی صاحب شیخ الحدیث دار العلوم ہٰذا کو۔

ان سب حضرات کی مشترکہ مخلصانہ کوششوں کے نتیجہ میں ہمیں یقین ہے کہ یہاں کے فارغین جہاں رہیں، مسلک اعلیٰ حضرت کا نمائندہ بن کر رہیں گے اور اپنے احباب ومتعلقین کے دامن کو صلح کلیت کے داغ سے بچاتے رہیں گے۔

☆ مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد

☆ دار العلوم فیضان مفتی اعظم پائندہ باد

دار العلوم فیضان مفتی اعظم کی خدمات کا دائرہ دس سالوں پر پھیلا ہوا ہے۔ ان دس سالوں میں حضرت سراج ملت نے قوم وملت کو جو دیا ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حضرت سراج ملت تعداد پہ کبھی نہیں جاتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ جو بچے دار العلوم سے فارغ ہوں، وہ ہر طرح کی صلاحیتوں سے لیس ہوں۔ وہ جہاں جائیں، اپنی ایک پہچان بنا سکیں۔ وہ جہاں جائیں، قوم کی رہنمائی کا صحیح فریضہ انجام دے سکیں، اور مذہب ومسلک سے وفاداری ان کا طرۂ امتیاز ہو۔

سند فضیلت ہو، یا سند مشق افتا، سند حفظ وقرات ہو، یا سند امامت وخطابت، آپ انہیں بچوں کو عطا کرتے ہیں، جو سند کے صحیح حقدار ہوتے ہیں۔ اب تک دار العلوم سے فارغ ہونے والے بچوں کی مجموعی تعداد ایک سو پچاس سے زائد ہے۔ دس سال میں قوم کو ایک سو

پچاس مبلغین عطا کرنا یہ کم بڑی بات نہیں ہے۔

ویسے آپ چاہتے تو ہزار سے بھی زائد مبلغین دے سکتے تھے، لیکن ان کا کوئی رول نہیں ہوتا اور ان کی اپنی کوئی پہچان نہیں ہوتی، مگر یہ ایک سو پچاس ایسے مبلغین ہیں جن پہ اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے ہماری گزارش یہ ہے کہ آپ حضرت سراج ملت کی ذات ان کی شخصیت سے فیضیاب ہونے کی کوشش کریں۔ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ بچے مذہب ومسلک کے وفادار ہوں، فکر رضا کے نمائندے ہوں، مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمان ہوں، روایت کے پاسدار ہوں، اسلاف کی وراثتوں کے امین ہوں اور باطل قوتوں کے لیے مکمل چیلنج ہوں تو وہ اپنے بچوں کو دار العلوم فیضان مفتی اعظم میں بھیج سکتے ہیں۔

رب کائنات حضرت سراج ملت کا سایہ دراز فرمائے اور دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے علمی فیضان سے مسلمانوں کے دلوں کو منور ومجلی فرمائے: آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆ اعلیٰ حضرت زندہ باد ☆ فکر رضا زندہ باد ☆ مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد

وضاحت: دارالعلوم فیضان مفتی اعظم (رضا جامع مسجد: پھول گلی: ممبئی) سے متعلق منقولہ بالا تمام تاثرات ادراہ کی جانب سے فراہم کیے گئے تھے جو بلا حذف واضافہ درج رسالہ کر دیئے گئے ہیں۔ یہ تاثرات ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۸ء تک کے ہیں۔ دارالعلوم روز بروز ترقیاتی منازل طے کرتا جا رہا ہے اور اس کی شہرت وقبولیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

حسام الحرمین کی تصدیق جدید

حضور سراج ملت نے علمائے اہل سنت وجماعت سے حسام الحرمین کی تصدیق جدید بھی کرائی تھی۔ تصدیقات کی کاپیاں دارالعلوم فیضان مفتی اعظم (ممبئی) میں محفوظ ہیں۔

حضور سراج ملت کی اشاعتی خدمات

(1) فتاویٰ ممبئی (فتاویٰ کا مجموعہ)
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ العزیز
(2) خلافت سیدنا صدیق وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ العزیز
(3) پڑوسیوں کی دعوت اور فقیروں کی غمخواری
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ العزیز
(4) جامع الرضوی المعروف صحیح البہاری
ملک العلما حضرت علامہ مفتی سید ظفر الدین فاضل بہاری
(5) تنویر المصباح للقیام عند حی علی الفلاح
ملک العلما حضرت علامہ مفتی سید ظفر الدین فاضل بہاری
(6) بہار شریعت حصہ اول (انگلش)
صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی قدس سرہ العزیز
(7) ارکان اسلام بہار شریعت کے پانچ حصے:
صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی قدس سرہ العزیز
(8) جہان ملک العلما
امیر القلم ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی (ممبئی)
(9) فتاویٰ برکات مصطفےٰ
حضرت مفتی اشرف رضا قادری (ممبئی)
وحضرت مولانا سید ہاشمی رضوی (ممبئی)

(10) حیات ملک العلما

ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو (علی گڑھ)

(11) حیات ظفر

حضرت علامہ مفتی عزیز حسن بھاگل پوری (تلمیذ ومرید خاص ملک العلما بہاری)

(12) حالات امام بخاری

حضرت مفتی محبوب رضا روشن القادری

(13) سیدنا امام بخاری کے حالات اور صحیح بخاری شریف کے برکات

حضرت مفتی محبوب رضا روشن القادری

(14) مقامات مفتی اعظم

حضرت مفتی محبوب رضا روشن القادری

(15) سراج الاذکار (۲: ایڈیشن)

حضرت مفتی محبوب رضا روشن القادری

(16) فتاویٰ عرفانی برسماع مزامیر لایعنی

حضرت مفتی محبوب رضا روشن القادری

(17) فتاویٰ نورانی ٹی وی اسٹار نعت خوانوں کی نعت خوانی

حضرت مفتی محبوب رضا روشن القادری

(18) شگفتہ پھول

حضرت مفتی محبوب رضا روشن القادری

(19) حضور مجاہد ملت کا گوشہ حیات

حضرت مولانا سید اولاد رسول قدسی مصباحی

(20) مسلک اعلیٰ حضرت

حضرت ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی

(21) قادیانی فرقہ کیا ہے؟

رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری

(22) بریلوی دورحاضر میں اہل سنت کی پہچان

رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری

(23) سراج بخشش (۲: ایڈیشن)

حضرت مولانا سید ہاشمی رضوی

(24) تحفظ مسلک اعلیٰ حضرت

حضرت مولانا سید ہاشمی رضوی

(25) قہر الدیان علی منہاج الشیطان

حضرت مولانا ابومصطفٰے عاقب القادری

(26) خطرہ کی گھنٹی

حضرت مولانا ابوداؤد صادق قصوری

(27) امتیاز اہل سنت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت

حضرت مولانا رحمت اللہ صدیقی رضوی

(28) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی روشنی میں

پاسبان ملت علامہ مشتاق احمد نظامی

(29) انوار القرآن

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق رضوی

(30) طیبہ رشک جناں
حضرت سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی
(31) معراج رسول
ڈاکٹر رضوان فضل الرحمٰن شیخ
(32) دعوت وتبلیغ
حضرت مولانا سید شاہ تراب الحق رضوی
(33) عقائد علمائے دیوبند
حافظ ملت حضرت مولانا عبدالعزیز مبارک پور
(34) رویت ہلال کا شرعی حکم
سراج ملت حضرت علامہ سید سراج اظہر رضوی
(35) عطائے قدسی فی تفسیر واعمال آیۃ الکرسی
خلیفۂ امام احمد رضا حضرت علامہ مفتی سید محمود رضوی
(36) مناقب سید الشہداامیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲: ایڈیشن)
حضرت سید جعفر بن حسن عبدالکریم برزنجی
(37) قصیدۂ نعمانیہ (امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل وکمالات)
(38) پرنسپل آف اسلام (انگلش)
(39) یہ کیسا تضاد ہے؟ (تصویر کشی کی حرمت پر)
(40) سفر آخرت (میت سے متعلق مسائل)
(41) تحفہ سراجیہ (اوراد ووظائف کا مجموعہ)
(42) سراج رضا (مقالات کا مجموعہ)
(43) تاریخِ ملک: عبدالحلیم خواجہ پوری گیاوی

خاتمہ

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ واصحابہ اجمعین

حضور سراج ملت کی وفات

سراج ملت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ سید سراج اظہر نوری قدس سرہ العزیز ۳۰: شعبان المعظم (رمضان المبارک کی چاند رات) ۱۳۷۰ھ مطابق ٦: جون ۱۹۵۱ء کو ممبئ میں پیدا ہوئے۔ حضور سراج ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے دین وسنیت کی قابل فخر تبلیغی وتعلیمی، تحریکی وتنظیمی، اشاعتی وتعمیری خدمات انجام دیں۔

پھول گلی مسجد میں ایک عظیم الشان تعلیمی ادارہ قائم فرمائے۔ ۳۰: ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ مطابق ۷: جنوری ۲۰۱۹ء کو آپ کا وصال ہوا۔ ممبئ میں آپ ''ناریل واڑی قبرستان'' (بقیع ممبئ) میں مدفون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض وبرکات سے مسلمانان اہل سنت کو مستفیض فرمائے اور آپ کے درجات ومراتب کو بلند فرمائے: آمین بجاہ النبی الکریم الامین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین

رسالہ حاضرہ حضور سراج ملت قدس سرہ العزیز کی حیات ہی میں سال ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۸ء میں انجمن برکات رضا (پھول گلی: ممبئ) سے شائع ہوا تھا۔ یہ حضور سراج ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی حیات وخدمات پر شائع شدہ اولین رسالہ ہے۔ تصحیح کے بعد ڈیجیٹل ایڈیشن نشر کیا جارہا ہے۔ حضور سراج ملت قدس سرہ العزیز کی حیات وخدمات کی مکمل تفصیل ''معارف سراج ملت'' میں ہے۔ یہ مجموعہ انجمن برکات رضا نے شائع کیا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ العظیم

طارق انور مصباحی

۱۸: محرم الحرام ۱۴۴٦ھ مطابق ۲۵: جولائی ۲۰۲۴ء = بروز: پنج شنبہ

مؤلف کے کلامی وفقہی رسائل وکتب

(1)البرکات النبویۃ فی الاحکام الشرعیہ(بارہ رسائل)

(2)مسئلہ تکفیر کس کے لیے تحقیقی ہے؟(خلیل بجنوری کے نظریات کا رد)

(3)ضروریات دین: تعریفات واقسام(ضروریات دین کی تعریفات کا تجزیہ)

(4)فرقہ وہابیہ: اقسام واحکام(مرتد فرقوں کے چار طبقات واحکام کا بیان)

(5)تحقیقات وتنقیدات(لفظ خطا سے متعلق مضامین کا مجموعہ)

(6)اسماعیل دہلوی اور اکابر دیوبند(اسماعیل دہلوی اور اکابر دیوبند کا شرعی حکم)

(7)معبودان کفار اور شرعی احکام(معبودان کفار کی مدح سرائی کے احکام: تین حصے)

(8)مناظراتی مباحث اور عقائد ونظریات(اہل قبلہ کی تکفیر پر تبصرہ)

(9)تاویلات اقوال کلامیہ(کلامی اقوال کی توضیح وتشریح)

(10)معروضات وتأثرات(رسالہ:"اہل قبلہ کی تکفیر" پر معروضات: شش حصص)

(11)ضروریات دین اور عہد حاضر کے منکرین(دفتر اول)

(12)ضروریات دین اور عہد حاضر کے منکرین(دفتر دوم)

(13)ضروریات دین اور عہد حاضر کے منکرین(دفتر سوم)

(14)روشن مستقبل کے سنہرے خاکے(دین ومسلک کے فروغ کی تدابیر)

(15)تصاویر حیوانات: اقسام واحکام(کس تصویر کی حرمت پر اجماع ہے؟)

(16)عرفانی نظریات کے حساس مقامات(عرفان مذہب ومسلک پر تبصرہ)

(17)ہندو دھرم اور پیغمبر واوتار(مکتوب مظہری کی توضیح وتشریح)

(18)ظلم وستم اور حفاظتی تدابیر(بدمذہبوں سے میل جول کے احکام)

(19)تکفیر دہلوی اور علمائے اہل سنت وجماعت(دہلوی کی تکفیر فقہی کا بیان)

(20)حوالہ دکھاؤ! ایک لاکھ انعام پاؤ!(تکفیر دہلوی سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ)

(21) تقدیس الوکیل اور علامہ باﷲصیل (تنقیص نبوی کفر ہے یا زندیقیت؟)

(22) گمراہ محض کا ذبیحہ حلال (بدمذہبوں کے ذبیحہ کے احکام)

(23) وہابیوں سے نکاح ونکاح خوانی (وہابیوں سے نکاح کرنے، وہابیوں سے نکاح پڑھوانے اور وہابیوں ودیوبندیوں کو زکات دینے کے شرعی احکام کا بیان)

(24) باب اعتقادیات کے جدید مغالطے (مسئلہ تکفیر سے متعلق جدید مغالطے)

(25) کفر کلامی اور عدم فہم (ایک وائرل ویڈیو کے مشمولات پر تبصرہ)

(26) جدید عقائد ونظریات (قادیانیوں ودیوبندیوں سے متعلق غلط نظریات کا رد)

(27) حق پرستی اور نفس پرستی (غلط اقوال کی باطل تاویلات کا ردوابطال)

(28) جدید اعتقادی مغالطے (باب اعتقادیات کے جدید مغالطّوں کے جوابات)

(29) علامہ عبدالباری فرنگی محلی کی توبہ (اختلاف، توبہ اور چار توبہ نامہ کا تذکرہ)

(30) بدمذہبوں سے میل جول (بدمذہبوں سے ربط وتعلق وسیاسی اتحاد کے احکام)

(31) کفریہ عبارتوں کی خبر اور عدم تکفیر (قادیانی وعناصر اربعہ کی عبارتوں کی خبر وعدم تکفیر)

(32) سید احمد رائے بریلوی کا شرعی حکم (رائے بریلوی کی تکفیر فقہی کی بحث)

(33) سکوت دہلوی کا خیالی دعویٰ (اسماعیل دہلوی کے فرضی سکوت کا ردوابطال)

(34) تکفیر فقہی میں من شک کا استعمال (تکفیر فقہی میں من شک کے استعمال کے شواہد)

(35) حقانیت کی نشانیاں (اہل سنت وجماعت کی حقانیت کی علامتیں اور نشانیاں)

(36) الاضافات الجیدۃ علی الصوارم الہندیہ (حسام الحرمین کی جدید تصدیقات)

(37) ضروریات اہل سنت اور فقہائے احناف (انکار پر تکفیر فقہی کا حکم)

(38) قطعیات اربعہ اور ظنیات (قطعیات وظنیات اور اجماعی عقائد کی تشریح)

(39) کفر کلامی اور کفر فقہی (کفر کے اقسام واحکام کا تفصیلی بیان)

(40) عبارات شارح بخاری (فتاویٰ ومقالات کی عبارتوں کی تشریحات)

(41) فقیہ اور اہل نظر فقیہ (فقیہ واہل نظر فقیہ کے اوصاف اور فقہی اختلاف کا حکم)
(42) فتاویٰ رضویہ اور فقہی اختلاف (فتاویٰ رضویہ سے ہر فقیہ کو اختلاف کرنا صحیح نہیں)
(43) اتحاد اہل سنت اور احکام شریعت (اعتقادی مسائل کے حل کی ترغیب)
(44) مسئلہ تکفیر اور تحقیق یا تصدیق (صحیح تکفیر کلامی کی تصدیق کے شرائط کا بیان)
(45) الموت الاحمر اور الزامی جوابات (الموت الاحمر کی متعدد عبارتوں کی تشریح)
(46) لغزش وخطا اور ضد واصرار (بعد فہم کے جدید نظریہ پر معروضات وتاثرات)
(47) دیوبند وسراواں اور عناصر اربعہ (فرقہ سراویہ کی تلبیسات کا ردوابطال)
(48) اجماع متصل اور ضروریات دین (اجماع متصل اور اجماع مجرد کا بیان)
(49) ضروریات دین کا تعارف (ضروریات دین کی سات تعبیرات وتعریفات)
(50) حکیم ترمذی اور مسئلہ ختم نبوت (ختم نبوت سے متعلق حکیم ترمذی کی عبارت پر تبصرہ)
(51) کفر لزومی اور فقہا ومتکلمین (کفر لزومی اور اصحاب تاویل کے احکام کا بیان)
(52) رام بھکتی اور متصوفین ووہابیہ (معبودان ہنود سے متعلق اسلامی احکام کا بیان)
(53) مذہبی شعار اور قومی شعار (کفار اصلی وبدمذہبوں کے مذہبی وقومی شعار کا بیان)
(54) کفار ومرتدین اور جمہوری ممالک (جمہوری ملکوں میں کفار ومرتدین کے احکام)
(55) برصغیر میں نیم رافضیت کا فروغ (عصر حاضر میں نیم رافضیت کا فروغ)
(56) کافر کلامی اور کافر فقہی (کافر کلامی کو کافر فقہی اور گمراہ کہنے کا شرعی حکم)
(57) قطعی مسائل میں ایک حق (قطعیات میں ایک قول کے حق ہونے کا بیان)
(58) نصیر الدین ومذبذبین (نصیر طوسی کی تاویل اور مذبذبین کی تحریف کا بیان)
(59) توبہ کی شہرت کاذبہ (شرعی احکام میں جھوٹی توبہ کا اعتبار نہیں)
(60) تکفیر دہلوی اور الزامی جواب (شہرت توبہ کے ذریعہ الزامی جواب کی بحث)
(61) عقائد اسلامیہ اور تصدیق وتحقیق (بلا استدلال ایمان کے صحیح ہونے کا بیان)

(62) قرآن وحدیث اورضروریات دین (ضروری دینی کی دلیل: قرآن وحدیث کا بیان)

(63) عقل سلیم اورضروریات دین (ضروری دینی کی دلیل: عقل سلیم کا بیان)

(64) علم عقائد وکلام: تعلیم اورضرورت (علم عقائد وکلام کی ضرورت کا بیان)

(65) تخصص فی العقائد: نصاب ونظام (تخصص فی العقائد وعلم کلام کورس کی تفصیل)

(66) تاویل قریب اورتاویل بعید (تاویل قریب، تاویل بعید وتاویل متعذر کا بیان)

(67) ضروریات اہل سنت اوراجماعی عقائد (اجماعی عقائد کا بیان)

(68) تقلید حقیقی اورتقلید عرفی (ائمہ مجتہدین کی تقلید عرفی کا بیان اور غیر مقلدین کا رد)

(69) مصباح المصابیح فی احکام التراویح (بیس رکعت تراویح کے دلائل)

(70) عمان اعلامیہ حقائق کے اجالے میں (عمان اعلامیہ کے نظریات کا ردوابطال)

(71) اہداء ثواب الخیرات الی الاحیاء والاموت (ایصال ثواب کے جواز کی بحث)

(72) شب میلاد کی افضلیت (شب ولادت اقدس کی افضلیت کی بحث)

(73) امواج البحر علیٰ اصحاب الصدر (غیر مقلدوں کے چند فقہی مسائل کا رد)

(74) قانون شریعت شافعی (فقہ شافعی کے روزہ، نماز، حج وزکات کے مسائل)

(75) السواد الاعظم من عہد الرسالۃ الیٰ قرب القیامہ (اہل سنت کی حقانیت کی علامات)

(76) احادیث وآثار اورمجتہدین اسلام (اذا صح الحدیث فہو مذہبی کی تشریح)

(77) سلفیوں کے اسلاف وائمہ (غیر مقلدین کے مذہبی پیشواؤں کا تذکرہ)

(78) کشف والہام اورتقلید مجتہدین (کشف والہام کے شرعی دلیل نہ ہونے کا بیان)

(79) گمراہ سے نکاح جائز نہیں (گمراہ سے نکاح کے ناجائز ہونے کا بیان)

(80) تعلیم دین اوراطفال مسلمین (دینی تعلیم کی ترغیب اورشرعی احکام کا بیان)

(81) مذاہب اربعہ اورمرجوح اقوال (مرجوح قول پرعمل نہ کرنے کے حکم کا بیان)

(82) ولایت واجتہاد: وہبی یا کسبی؟ (درجہ اجتہاد کے مثل وہبی ہونے کا بیان)

(83)تلخیص رسائل رضویہ(اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے تین رسائل کی تلخیص)

(84)القول السدید فی الاجتہاد والتقلید (اجتہاد وتقلید سے متعلق تفصیلی مباحث)

(85)قیاس واجتہاد اور مجتہدین اسلام (قیاس واجتہاد کے شرائط ولوازم کا بیان)

(86)اجماعی مسائل اور مجتہدین اسلام (اجماعی مسائل سے اختلاف ناجائز ہونے کا ذکر)

(87)دفع الاعتراضات حول المزارات (مزارات سے متعلق وہابیوں کے نظریہ کا ابطال)

(88)الطاری الداری اور علامہ عبد الباری (شبہ کے سبب تکفیر کلامی سے انکار کی بحث)

(89)الملفوظ پر اعتراضات کا محاسبہ (الملفوظ پر دیابنہ کے سوالوں کے جواب)

متفرق کتب ورسائل

(1)آزاد بھارت کی سیاسی تاریخ (بھارت کی مرکزی حکومتوں کی مختصر تاریخ)

(2)دیوان لوح وقلم (دفتر اول)(مذہبی وغیر مذہبی مضامین کا مجموعہ)

(3)دیوان لوح وقلم (دفتر دوم)(مذہبی وغیر مذہبی مضامین کا مجموعہ)

(4)مدارس اسلامیہ: نصاب ونظام (مدارس کے نصاب ونظام پر تبصرہ وتجزیہ)

(5)تعلیمی مسائل (دینی وعصری تعلیم سے متعلق مضامین)

(6)قومی مسائل (بھارتی مسلمانوں کے ملی وسیاسی مسائل)

(7)البیان الکافی فی حیاۃ الشافعی (امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ)

(8)تاریخ آمد رسول (تاریخ ولادت اقدس کا تعین اور جواز میلاد کی بحث)

(9)امام احمد رضا کے پانچ سو باسٹھ علوم وفنون (پانچ سو باسٹھ علوم وفنون کی تفصیل)

(10)جنوبی کرناٹک اور حنفی وشافعی اتحاد (رویت ہلال واقتدا وغیرہ کے مسائل)

(11)تصانیف مجدد اسلام (امام اہل سنت کے سات سو چار رسائل کی فہرست)

(12)تجدید دین ومجددین (تجدید دین کی تشریح وتوضیح اور مجددین کی فہرست)

(13) عشق نبوی کے آداب ووسائل (عشق نبوی کے آداب واسباب کا بیان)

(14) سراج ملت: حیات وخدمات (حضرت سید سراج اظہر نوری کے حالات)

(15) تاریخ کیرلا (بھارت کی ریاست کیرلا کی مختصر اسلامی وسیاسی تاریخ)

(16) وہابیوں کی سیاسی بازی گری (وہابیوں اور دیوبندیوں کی سیاسی تاریخ)

(17) امام اعظم اور علم حدیث (علم حدیث میں امام اعظم کی مہارت کا بیان)

(18) ملک العلما اور صحیح البہاری (صحیح البہاری کا تعارف اور ضرورت)

(19) رفاعی کبیر: فضائل ومناقب (حضرت سید احمد کبیر رفاعی کے فضائل ومناقب)

(20) فقیہ زین الدین مخدوم شافعی (کیرلا کے مخدومی خاندان کے احوال وخدمات)

(21) شاہ محمد تیغ علی اور سلسلہ تیغیہ (حضرت شاہ محمد تیغ علی اور سلسلہ تیغیہ کے احوال)

(22) اسلامی کلمے اور مسنون دعائیں (اسلامی کلمے، دعائیں ونمازوں کی نیتیں)

(23) جسم اقدس کا انتقال مکانی (روضہ مقدسہ سے جسم نبوی کو منتقل کرنے کی سازش)

(24) مفتی اعظم ہند: حیات وخدمات (حضور مفتی اعظم ہند کے مختصر حالات)

(25) تذکرہ فاتح بہار (سید ابراہیم ملک بیا غازی کے احوال وفضائل)

(26) سید ابوالہاشم: حیات وخدمات (قاری سید ابوالہاشم نالندوی کے احوال)

(یہ ان کتابوں کی فہرست ہے جن کی پی ڈی ایف فائل دستیاب ہے)

اعلیٰ حضرت ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی

(توپسیا:کلکتہ)